اللہ رے یہ وُسعتِ آثارِ مدینہ
عالَم میں ہیں پھیلے ہُوئے انوارِ مدینہ

جامعہ مدنیہ جدید کا ترجمان
علمی دینی اور اصلاحی مجلہ

انوارِ مدینہ
لاہور

بیاد
عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرۃ مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ
بانی جامعہ مدنیہ جدید

فروری ۲۰۲۴ء

ماہنامہ

انوار مدینہ

شمارہ : ۲	رجب المرجب ۱۴۴۵ھ / فروری ۲۰۲۴ء	جلد : ۳۱

سیّد مسعود میاں نائب مُدیر	سیّد محمود میاں مُدیر اعلیٰ

ترسیلِ زر و رابطہ کے لیے	بدلِ اشتراک
''جامعہ مدنیہ جدید'' محمد آباد 19 کلومیٹر رائیونڈ روڈ لاہور	پاکستان فی پرچہ 50 روپے......سالانہ 600 روپے
رابطہ نمبر : 0333-4249302	سعودی عرب، متحدہ عرب امارات.....سالانہ 90 ریال
موبائل : 0333 - 4249301	بھارت، بنگلہ دیش .... سالانہ 25 امریکی ڈالر
موبائل : 0335 - 4249302	برطانیہ، افریقہ .... سالانہ 20 ڈالر
موبائل : 0323 - 4250027	امریکہ .... سالانہ 30 ڈالر
جاز کیش نمبر : 0304 - 4587751	جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ اور ای میل ایڈریس
دارُالافتاء کا ای میل ایڈریس اور وٹس ایپ نمبر	www.jamiamadniajadeed.org
darulifta@jamiamadniajadeed.org	jmj786_56@hotmail.com
Whatsapp : +92 321 4790560	Whatsapp: +92 333 4249302

مولانا سیّد رشید میاں صاحب طابع و ناشر نے شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر
دفتر ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور سے شائع کیا

اس شمارے میں

حرفِ آغاز		۴
درسِ حدیث	حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ	۷
حق پرستوں کا اعترافِ حق	حضرت مولانا سید محمد میاں صاحبؒ	۱۰
میرے حضرت مدنیؒ قسط : ۷	حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ	۲۲
تربیتِ اولاد قسط : ۱۱	حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ	۲۶
رحمٰن کے خاص بندے قسط : ۲۲	حضرت مولانا مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری	۳۱
یہودیوں کا بائیکاٹ کر کے اپنا ایمان بچائیں !	حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب	۳۷
جامعہ مدنیہ جدید میں تقریب تکمیلِ بخاری شریف	مولانا محمد حسین صاحب	۴۵
نتائج سالانہ امتحان دورہ حدیث شریف		۴۹
حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب اوڈیگرامیؒ	مولانا محمد معاذ صاحب	۵۳
امیر پنجاب جمعیۃ علماء اسلام کی جماعتی مصروفیات	مولانا عکاشہ میاں صاحب	۶۰
اخبار الجامعہ	ڈاکٹر محمد امجد صاحب	۶۳
وفیات		۶۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

سیّد محمود میاں

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ !

۸؍فروری ۲۰۲۴ء کو پاکستان میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کی آمد آمد ہے بنگلہ دیش میں انتخابات ہو چکے ہیں پھر ہندوستان اور امریکہ بلکہ یورپ سمیت دنیا کے پچاس سے زائد ممالک میں پے دَر پے انتخابات کا انعقاد ہونے کو ہے !

موجودہ جمہوری نظام میں عوام کو پوری طرح بیوقوف بنا کر ریاست پر قابض مخصوص طبقہ اپنے مذموم مقاصد کی ترکیب وتحلیل کرتا رہتا ہے اور بے چارہ عوام طبقہ اپنی خام خیال باچارگی پر جشنِ فتح مناتا ہے ! غلامی خواہ کیسی ہی ہو اُس کی زنجیریں توڑنا ہر غلام کا خواب ہوتا ہے مگر جدید جمہوریت کے مارے جدید غلام تو ایسا خواب بھی نہیں دیکھتے وہ تو مفتوح ہونے کے باوجود فتح کے زعم میں بغیر خواب دیکھے ہی ہوائی تعبیر کی بغلیں بجا رہے ہوتے ہیں ! !

کیسا بڑا المیہ ہے کہ اسلام جیسے بلند وبالا نظام کا حامل طبقہ بھی اپنے آپ کو عالمی سامراج کے ہاتھوں کھلونا بنائے ہوئے ہے ! ؟ جبکہ ایک صد سے بھی بڑھ کر اِن کے اپنے ہم وطن وہم زبان

مخلص علماءِ کرام اِن کو ان اندھیروں سے نکالنے کی تدبیریں کر بھی رہے ہیں اور چیخ چیخ کر اِن کو بتا بھی رہے ہیں مگر یہ ان کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دینے کو تیار نہیں ہیں جبکہ ان ہی کے ہاتھ میں ہاتھ دینا اور ان کو قائد تسلیم کر کے ان کی پیروی کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے اور ایسا نہ کرنا گناہِ کبیرہ ہے ! !

اسلام کا نظامِ قانون انتہائی سادہ ہے اگر کوئی چاہے تو اِس کو اپنانا بہت ہی آسان ہے !

سابق امیر مرکزیہ جمعیت علماء اسلام قطبِ عالم حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے بہت آسان منصوبہ (PLAN) اس کے نفاذ کا قوم کے سامنے رکھا تھا ! اب انتخابات قریب ہیں اس لیے مناسب ہے کہ اِس بار پھر اِسے پیش کر کے اپنی جانب سے حجت تام کر دی جائے ! !

پاکستان میں آئینِ اسلامی کا نفاذ

اُس کا طریقہ ، اُس کے فوائد

پاکستان میں اِسلامی آئین کے نفاذ کی نہایت آسان صورت یہ ہے کہ عدلیہ کے متوازی قاضی القضاۃ اور دیگر قاضی مقرر کیے جائیں ! !

قاضی القضاۃ سپریم کورٹ کے درجہ کے ہوں گے اُس سے نیچے ہائی کورٹ کے درجہ کے اور اُن سے نیچے سیشن جج کے اور اُن سے نیچے مجسٹریٹ درجہ اوّل کے ہم عہدہ ہوں گے ! !

ہر اُس جگہ جہاں مجسٹریٹ ہوتے ہیں ایک یا دو قاضی مقرر ہوں ! اور حدودِ مملکتِ پاکستان میں مدعی کو اِختیار دیا جائے کہ وہ چاہے شرعی فیصلہ لے لے اور اپنا قضیہ قاضی کے سامنے پیش کرے اور چاہے ملکی قانون (تعزیراتِ پاکستان) کے تحت فیصلہ لے ! !

شیعہ حضرات بھی اگر پسند کریں تو اُن کا قاضی بھی مقرر کر دیا جائے جو اُن کی فقہ جعفری کے مطابق فیصلے دے جس پر کہ اکثر شیعہ متفق ہیں ! ! !

فوائد :

(۱) خداوندِ قدوس کا دیا ہوا قانون نافذ ہوگا تو رضاءِ خداوندی کے ساتھ وہ برکات حاصل ہوں گی جواُن تمام ممالکِ اسلامیہ کو حاصل ہیں کہ جہاں شرعی قوانین جاری ہیں ! !

(۲) لوگوں کو جان و مال اور عزت کا کامل تحفظ حاصل ہوگا ! ! !

(۳) سیاسی فائدہ یہ حاصل ہوگا کہ پورے پاکستان کے تمام مخلص علماء بشمول جمعیة علماء اِسلام وغیرہ اس بات کے بعد حکومت کے دل سے معاون اور خیر خواہ ہو جائیں گے ! ! !

اس طرح حکومت کو اِستحکام حاصل ہوگا اور نیک نامی کے اعتبار سے یہ وہ کارنامہ ہوگا جو ہمیشہ زندہ جاوید رہے گا اور جسے قیامِ پاکستان سے اب تک کوئی بھی انجام نہیں دے سکا ! ! !

(حضرت اقدس مولانا سید) حامد میاں غفرلہٗ

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارُالاقامہ (ہوسٹل) اور دَرسگاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے۔(ادارہ)

مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب ؒ کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

ندامت واعترافِ گناہ پھر توبہ استغفار

(درسِ حدیث نمبر ۶۲/ ۳۰۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ باری تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف اُن کی توبہ قبول فرمانے کے لیے ہر وقت ہی توجہ فرماتے ہیں، اس بات کو آقائے نامدار ﷺ نے ان کلمات سے تعبیر فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ النَّھَارِ یعنی حق تعالیٰ اپنا دستِ پاک رات کو بھی کھولے رکھتے ہیں تاکہ جس نے دن میں گناہ کیے ہیں وہ رات کو معاف کرالے وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ اللَّیْلِ اور دن کو بھی اپنا دست رحمت کھولے رکھتے ہیں تاکہ وہ شخص جس نے رات میں گناہ کیے وہ دن کو معاف کرالے، آگے فرمایا حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا [۱] کہ یہ سلسلہ جاری رہے گا (یعنی دستِ رحمت کھلا رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو، گویا انسان کے لیے توبہ کا دروازہ ہر دم کھلا رہتا ہے وہ ہر وقت اپنے خالق سے اپنی غلطیاں اور خطائیں معاف کرا سکتا ہے۔

---

[۱] مشکوۃ المصابیح باب الاستغفار و التوبۃ رقم الحدیث ۲۳۲۹

ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے توبہ کرنے پر اُس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں کہ جس کی حالتِ سفر میں چٹیل اور ویران میدان میں اُونٹنی گم ہوگئی تھی اُس اُونٹنی پر اُس کے کھانے پینے کا سامان بندھا ہوا تھا اور وہ تلاش کرتے کرتے مایوس ہو چکا تھا وہ پریشانی اور مایوسی کے عالم میں کسی درخت کے سایہ تلے لیٹ گیا اتنے میں دیکھا کہ اُونٹنی اُس کے پاس آگئی اور اُس نے اس کی نکیل تھام لی اور انتہائی خوشی میں آکر کہنے لگا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ [1] اے اللہ ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں ! حالانکہ کہنا یوں چاہیے تھا کہ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ، یا اللہ تو میرا رب میں تیرا بندہ ہوں ! مگر شدتِ خوشی میں اُس کے منہ سے غلط کلمات نکلے گویا حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے توبہ بہت بڑا ذریعہ ہے، اپنے گناہوں پر نادم ہونے اور دربارِ خداوندی میں عجز کا دامن پھیلانے سے خداوند کریم بہت خوش ہوتے ہیں ! !

ایک اور روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بندہ یہ کہتا ہے کہ خداوندا ! میرا یہ گناہ معاف کردے تو خدا تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اُس کا کوئی پروردگار ہے جو اُس کو گناہ پر پکڑنے والا اور معاف کرنے والا ہے اس لیے میں نے معاف کردیا، اسی طرح جب وہ پھر گناہ کرلیتا ہے اور پھر نادم ہوکر معافی چاہتا ہے تو خداوند کریم پھر فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اُس کا رب ہے جو اُس کی گرفت بھی کرسکتا ہے معاف بھی کرسکتا ہے اس لیے میں نے اُس کو معاف کردیا اور ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں فَلْیَفْعَلْ مَاشَاءَ [2] اب جو چاہے کرتا رہے ! اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بار بار ندامت اور پشیمانی کے باعث اب اس پر میری نظرِ رحمت ہوگئی ہے میری رحمت ہر وقت اس کے شاملِ حال رہے گی جس کی وجہ سے یہ گناہ کرے گا ہی نہیں ! !

---

[1] مشکوۃ المصابیح باب الاستغفار و التوبۃ رقم الحدیث ۲۳۳۲

[2] مشکوۃ المصابیح باب الاستغفار و التوبۃ رقم الحدیث ۲۳۳۳

ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ [1] یعنی جب بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے تو حق تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں ! گویا بندے کا اعتراف کرنا ضروری ہے اگر کوئی دل سے گناہ کا اعتراف نہ کرے اور زبان سے توبہ توبہ کی رٹ لگائے رکھے تو ایسی توبہ سے کچھ حاصل نہ ہوگا ! گناہ معاف کرانے کے لیے اس کے سوا چارہ نہیں کہ گناہوں کا اعتراف بھی کرے اپنی غلطیوں کو پیش ِنظر رکھے اپنی خطاؤں اور کوتاہیوں پر دل سے نادم بھی ہو اور آئندہ گناہ سے کنارہ کش رہنے کا عہدِ مصمم بھی کرے ! !

انسان سراپا تقصیر ہے اس سے کبھی نہ کبھی گناہ ہو ہی جاتا ہے اگر گناہ نہ بھی ہو تو خطرہ ہوتا ہے کہ عبادت کرنے میں کوئی نہ کوئی کوتاہی ہوئی ہوگی اس لیے انسان کو ہر دم استغفار کرنا چاہیے ! ! !

اپنا محاسبہ :

انسان کے لیے ضروری ہے کہ ہر وقت اپنا احتساب کرے ! اپنی غلطیاں پکڑتا رہے ! اپنے عیوب پر نظر رکھے ! ایسا آدمی کامیاب اور خدا کے نزدیک پسندیدہ زندگی گزار سکتا ہے ! ! دنیا میں جو جس قدر متقی اور بلند مراتب والے ہوتے ہیں وہ اُتنے ہی زیادہ معافی کی طلب کرتے ہیں ! خود انبیاء علیہم السلام باوجود گناہوں سے پاک ہونے کے دربارِ خداوندی میں گڑگڑاتے اور استغفار کرتے، چونکہ توبہ اور استغفار اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور اللہ کی خوشنودی کے متلاشی وہی کچھ کرتے ہیں جو اُسے پسند ہو ! اس لیے انبیاء علیہم السلام اور اسی طرح اُمت میں مقرب بندے کثرت سے استغفار کرتے رہے ہیں ! استغفار سے مراتب بلند اور خطائیں معاف ہوتی ہیں ! اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے، آمین

(مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ فروری ۲۰۱۸ء بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۳۱ر مئی ۱۹۶۸ء)

---

[1] مشکوۃ المصابیح باب الاستغفار و التوبۃ رقم الحدیث ۲۳۳۰

سیرتِ مبارکہ

حق پرستوں کا اعترافِ حق

مؤرخ ملت حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب ؒ کی تصنیفِ لطیف

سیرتِ مبارکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے چند اَوراق

سرزمینِ یَثْرِبْ میں رسول اللہ ﷺ کا پہلا خطاب :

حُصَینُ بن سَلَام ایک یہودی عالم تھے مطالعہ نہایت وسیع ،طبیعت انصاف پسند اور اپنی قوم کے معزز سردار تھے ! جو بشارتیں یہود کی کتابوں میں پڑھی تھیں ان کی بنا پر آنے والے نبی کے منتظر تھے یہ اپنے باغ میں کام کر رہے تھے کہ خبر سنی ''اللہ کے نبی تشریف لے آئے'' ۱ فوراً کام چھوڑ کر نبی کی زیارت کے لیے دوڑے جیسے ہی چہرۂ مبارک پر نظر پڑی دل نے شہادت دی

اِنَّہٗ لَیْسَ بِوَجْہِ کَذَّابٍ ''جھوٹے آدمی کا چہرہ تو نہیں ہے''

---

۱ بخاری شریف کی روایت ص ۵۵۶ کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ قبا میں نہیں بلکہ مدینہ میں حاضر خدمت ہوئے جب آنحضرت ﷺ نے حضرت ابواَیوب انصاریؓ کے یہاں قیام فرمالیا (مگر بخاریؒ کے اُستاد ابن اسحاقؒ نے تصریح کی ہے کہ آپ قبا میں قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں تھے اُس وقت عبداللہ بن سلام حاضر ہوئے۔ (سیرة ابن ہشام ج ا ص ۳۱۰)

اس لیے ہم نے اس واقعہ کو اِس موقع پر ذکر کردیا۔ حضرت ابو اَیوبؓ کے یہاں پہنچنے پر دوسرا واقعہ ہوا۔ بخاری کے راوی صاحبان نے ان دونوں کو ایک ساتھ ذکر کیا تو اشتباہ ہوگیا کہ یہ واقعہ بھی حضرت ابوایوبؓ کے یہاں قیام کے دوران ہوا مگر حقیقت یہ نہیں ہے ابن اسحاق کی روایت جو صرف ایک واسطہ سے ہے وہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ مسلمان ہوگئے تو انہوں نے چاہا کہ یہود کی افترا پردازی اور غلط بیانی کا تجزیہ آنحضرت ﷺ کو کرادیں چنانچہ ابھی عبداللہ بن سلامؓ کے اسلام لانے کی شہرت نہیں ہوئی تھی کہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے اِصرار پر آنحضرت ﷺ نے یہود کے نمائندگان کو بلا کر دریافت کیا کہ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

آپ فرماتے ہیں :

اَنَّہٗ کَانَ اَوَّلُ شَیئٍ تکَلَّمَ بِہٖ اَنْ قَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَ صَلُّوْا وَ النَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ . (سُنن ترمذی ج۲ ص ۷۱)

''سب سے پہلے جو بات آپ نے فرمائی وہ یہ تھی کہ اے لوگو سلام کا رواج عام کرو (پھیلاؤ) کھانا کھلاؤ اور اُس وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں اطمینان سے جنت میں داخل ہو جاؤ''

یہی حُصَینُ بن سَلَامؓ ہیں جن کا اسلامی نام عبداللہ بن سلامؓ ہے ان کا سلسلۂ نسب حضرت یوسف علیہ السلام تک پہنچتا ہے ! [۱]

قباء سے مدینہ منورہ

جمعہ کے روز صبح سویرے مدینہ کے حضرات آراستہ ہوئے [۲] تلواریں سجائیں اور آقائے دو جہان کو اپنے یہاں لانے کے لیے قباء پہنچ گئے ! کچھ دن چڑھا تو تاجدارِ دو عالم ﷺ ناقہ قصواء پر

(بقیہ حاشیہ ص ۱۰) حصین بن سلامؓ کیسے آدمی ہیں ؟ انہوں نے بہت تعریف کی اور کہا کہ سید بن سید، اعلم بن اعلم اور ہم میں سب سے بہتر ہیں لیکن جیسے ہی ان یہودی علماء کو معلوم ہوا کہ وہ مسلمان ہو چکے تو فوراً پلٹ گئے اور اسی مجلس میں کہہ دیا کہ یہ بھی جھوٹے ان کے باپ بھی جھوٹے ! یہ بھی بدترین انسان ہیں اور ان کے باپ بھی بدترین انسان تھے ! (ابن ہشام و بخاری شریف وغیرہ)

[۱] الا صابۃ [۲] مدتِ قیام میں اختلاف ہے چار روز، چودہ روز، اٹھارہ روز اور چوبیس روز تک کی روایتیں ہیں لیکن اس پر اتفاق ہے کہ قبا سے روانگی جمعہ کے روز ہوئی اور تشریف آوری پیر کے روز ہوئی تھی ! اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ قبا اور مدینہ دونوں جگہ نزولِ اجلال ربیع الاوّل کے مہینہ میں ہوا !

تو بظاہر تاریخوں کا تعین اس طرح ہوتا ہے کہ دولت کدہ سے روانگی یکم ربیع الاوّل دوشنبہ کے روز، غارِ ثور سے روانگی ۴ ربیع الاوّل پنجشنبہ، قبا میں تشریف آوری ۱۵ ربیع الاوّل پیر کے روز، مدینہ منورہ میں تشریف آوری ۲۶ ربیع الاوّل یوم جمعہ واللہ اعلم بالصواب .

سوار ہوئے [۱] صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو ساتھ بٹھایا (ردیف بنایا) ! [۲]
تقریبًا پانچ سو مسلح انصاری کی دو صفیں دائیں بائیں ہو گئیں [۳] راستہ پر زیارت کرنے والے مردوں کا اور کوٹھوں اور چھتوں پر خانہ نشین خواتین کا ہجوم تھا ! جو مسلمان نہیں ہوئے تھے وہ بھی دیدار کے لیے بیتاب تھے ! لڑکے اور بچے جوشِ مسرت میں نعرہ لگا رہے تھے !

اَللّٰہُ اَکْبَرُ جَآءَ مُحَمَّدٌ اَللّٰہُ اَکْبَرُ جَآءَ مُحَمَّدٌ [۴]

یَثْرِبُ اور اہلِ یثرب کے لیے اس سے زیادہ مسرت کا دن کون سا ہو سکتا تھا ؟ آج آسمانِ نبوت کا آفتاب زمینِ یثرب پر اُتر رہا ہے آج وہ نبی رونق افروز ہو رہا ہے جس کی بشارتیں کتبِ سابقہ کے صفحات میں اور اہلِ کتاب کی زبانوں پر عرصہ سے تھیں ! آج ہر طرف یہی صدا ہے یہی چرچا ہے

جَاءَ نَبِیُّ اللّٰہِ جَاءَ نَبِیُّ اللّٰہِ اللہ کے نبی آگئے اللہ کے نبی آگئے [۵]

چند مراحل اور اُونٹنی کا قصہ :

قبیلہ بنی سالم تک پہنچے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا آپ نے جمعہ کی نماز یہیں ادا فرمائی [۶] نمازِ جمعہ کے بعد آپ سوار ہونے لگے تو قبیلہ والوں نے مہار تھام لی اور اِصرار کیا کہ آپ یہی قیام فرمائیں اس کے بعد حضراتِ انصار (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا جو قبیلہ بھی آتا رہا [۷] یہی اصرار کرتا رہا کہ غریب خانہ کو دولت خانہ بنایئے ! مکان حاضر ہے ! مال حاضر ہے ! جان حاضر ہے ! لیکن وہ رؤف رحیم جس کا دامنِ شفقت ہر ایک کے لیے پھیلا ہوا تھا جس کو کسی کی دل شکنی گوارا نہیں تھی جس طرح اس کا پورا سفر

---

[۱] یہ وہی ناقہ ہے جس پر آپ نے سفرِ ہجرت طے فرمایا تھا۔ (ابن سعد) [۲] بخاری شریف ص ۵۵۶، ۵۶۰

[۳] فتح الباری ج۷ ص ۲۰۱ بحوالہ تاریخ صغیر للبخاری والبدایۃ و النہایۃ ج۳ ص ۱۹۷ بحوالہ مسند احمد [۴] البدایۃ والنہایۃ ج۳ ص ۱۹۷ [۵] بخاری شریف ص ۵۵۶

[۶] ابن سعد ج ا ص ۱۶۰ ابن سعدؒ نے نمازیوں کی تعداد سو لکھی ہے لیکن تاریخ، بخاری اور مسند احمد کی روایتوں کے بموجب اگر استقبال کے لیے جانے والوں کی تعداد پانچ سو تھی تو ظاہر ہے نمازِ جمعہ میں یہ سب ہی شریک ہوئے ہوں گے ! واللہ اعلم بالصواب

[۷] وفاء الوفاء میں اِن قبائل کی تفصیل ہے اور جو گفتگو ہوتی رہی وہ بھی نقل کی گئی ہے۔ (ج ا ص ۱۸۴، ۱۸۵)

غیبی اشاروں پر ہوا تھا ۱؎ اُس کے اَرحم الرحمین رب نے یہاں بھی ایسی صورت کر دی کہ رحمۃ للعالمین کی طرف سے کسی کی دل شکنی نہ ہو ! آپ نے خود ہی ناقہ کی مہار چھوڑ دی اور اِصرار کرنے والوں سے بھی یہی فرمایا کہ وہ مہار چھوڑ دیں ! یہ ناقہ مامور ہے جہاں بیٹھ جائے گی وہیں قیام ہوگا ۲؎

۱؎ پہلے گزر چکا ہے کہ صحابہ کرامؓ ہجرت کر رہے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حکم کے منتظر تھے اور جب من جانب اللہ اِجازت ہوگئی تو آپ فوراً دوپہر ہی میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچے اور فرمایا کہ مجھے اجازت ہوگئی ہے فوراً ہی روانگی کا پروگرام بنالیا اور پھر یہ سفر ہی نہیں بلکہ دارِ ہجرت کا تعین بھی الہامِ ربانی سے ہوا تھا جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

۲؎ ابنِ سعد ج۱ ص ۱۶۰ و فتح الباری ج۷ ص ۱۹۶ علامہ شبلیؒ کو یہ بات عجیب سی معلوم ہوئی آپ نے یہ واقعہ حذف کر دیا ! میزبانی کے سلسلہ میں جو بحث ہوئی تھی صرف اُس کا ذکر فرمایا کہ قرعہ ڈالا گیا اور آخر یہ دولت ابواَیوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی اور حاشیہ میں ناقہ کے واقعہ کی تردید کرتے ہوئے مسلم شریف کی ایک حدیث سے استدلال کیا جس میں راوی نے بہت اختصار سے کام لیا ہے اور لطف یہ ہے کہ قرعہ اندازی کا تذکرہ اس روایت میں نہیں ہے ! مزید براں اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو مدینہ پہنچے فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ لَیْلاً علامہ نے اس کو نظر انداز فرما دیا۔ علامہ نے مسلم شریف کے باب الھجرۃ کا حوالہ دیا ہے حالانکہ مسلم شریف میں باب الھجرۃ کوئی نہیں اس کا عنوان حدیث الھجرۃ ہے ! اور علماءِ محدثین کی اصطلاح میں اس کو حدیث الرجال بھی کہا جاتا ہے ! امام مسلم رحمہ اللہ نے جلد ثانی کے آخر میں اس کو نقل کیا ہے۔ (ج ۳ ص ۴۱۹)

اور واقعہ یہ ہے کہ بسلسلہ قیام چند مرحلے پیش آئے تھے ! مثلاً سب سے پہلے قبیلہ کا انتخاب، پھر قبیلہ میں وہ جگہ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مستقل قیام فرمائیں یہاں مکان بنایا جائے یا مسجد بنائی جائے ؟ پھر مکان بننے تک عارضی قیام، عارضی قیام کے بعد کھانے وغیرہ کا انتظام، اصطبل کا انتخاب جہاں سواری رکھی جائے ! ان تمام مرحلوں پر بحث ہوئی اور ہر ایک جاں نثار نے سعادت حاصل کرنی چاہی، بحث کے بعد معاملہ طے ہوا، کبھی قرعہ سے کبھی الہامِ ربانی سے کبھی کسی اور صورت سے۔ آئندہ سطور میں یہ تمام مراحل ترتیب وار بیان کیے گئے ہیں ، وللّٰہ الحمد .

ناقہ چلتی رہی، یہاں تک کہ قبیلۂ بنی نجار آ گیا ! اس قبیلہ میں جب ناقہ اُس جگہ پہنچی جہاں مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے تو ناقہ بیٹھ گئی ! آپ نے فرمایا ھٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مَنْزِلٌ [1] یہیں ان شاء اللہ قیام ہوگا (مکان بنے گا) ابھی آپ اُترے نہیں تھے کہ ناقہ کھڑی ہوگئی، کچھ چلی پھر آ کر اُسی جگہ بیٹھ گئی اور اپنی گردن زمین پر پھیلا دی ! [2]

بنی نجار کو یہ سعادت میسر آئی تو بچہ بچہ کے دل کی کلی کھل گئی لڑکیوں نے فوراً ایک شعر موزوں کرلیا

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِیْ نَجَّارٖ یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٖ

''ہم بنی نجار کی لڑکیاں ہیں (یہ ہماری خوش نصیبی ہے) کیسے اچھے پڑوسی ہیں

(کس قدر عجیب بات ہے) کہ محمد ہمارے پڑوسی ہیں'' (صلی اللہ علیہ وسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَزراہِ شفقت فرمایا ''تمہیں مجھ سے محبت ہے'' ؟ ؟

سب نے بیک زبان ہوکر کہا : اِیْ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! ہاں خدا کی قسم یارسول اللہ ! ارشاد ہوا [3]

اَنَا وَاللّٰہِ اُحِبُّکُمْ اَنَا وَاللّٰہِ اُحِبُّکُمْ اَنَا وَاللّٰہِ اُحِبُّکُمْ

خدا کی قسم مجھے بھی تم سے محبت ہے ! خدا کی قسم مجھے بھی تم سے محبت ہے ! خدا کی قسم مجھے بھی تم سے محبت ہے

قیام اور رشتہ دار :

اب قیام کا مسئلہ پیش ہوا ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے رشتہ داروں میں کس کا مکان قریب ہے ؟ [4]

---

[1] بخاری شریف ص ۵۵۵ [2] ابن ہشام ج ۱ ص ۲۸۹ [3] البدایة و النہایة ج ۳ ص ۲۲۰ بحوالہ بیہقی

[4] بخاری شریف ص ۵۵۶ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کے ننہیالی رشتہ دار اِسی قبیلہ کے تھے تو آپ نے یہ فرمایا : اَیُّ بُیُوْتِ اَھْلِنَا اَقْرَبُ ''ہمارے رشتہ داروں میں سے کس کا مکان قریب ہے ؟ اس وقت آقائے دو جہان کی زبانِ مبارک سے قرابت و رشتہ داری کا اظہار اُن رشتہ داروں کے لیے بہت بڑا اعزاز تھا ! جیسا کہ مسلم کی روایت میں ہے آپ نے اس کا اظہار بھی فرمایا !

مگر یہ بھی صحیح نہیں کہ ناقہ کا واقعہ پیش نہیں آیا اور آپ نے رشتہ داری کی بناء پر بنو نجار کو منتخب فرمایا !

ورنہ پھر قرعہ اندازی کی بھی ضرورت نہیں تھی ! جس کو علامہ شبلیؒ نے بہت اہمیت دی ہے !

یہ خوش نصیبی حضرت خالد بن زید اَبواَیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میسر تھی ۱؎ آپ فوراً بول اُٹھے

اَنَا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ھٰذِہٖ دَارِیْ وَ ھٰذَا بَابِیْ

میں حاضر ہوں یارسول اللہ ! یہ میرا مکان ہے یہ میرا دروازہ ہے ! !

عجیب بات یہ ہے کہ حضراتِ انصار نے آپس میں قرعہ ڈالا کہ حضور ﷺ کا قیام کس کے یہاں ہوگا اس میں بھی حضرت ابواَیوب رضی اللہ عنہ ہی کا اسمِ گرامی برآمد ہوا تھا ! ۲؎

قیام کا مسئلہ طے ہوگیا تو ارشاد ہوا فَانْطَلِقْ فَھَیِّیْٔ لَنَا مَقِیْلًا ۳؎ تشریف لے جایئے ہمارے قیلولہ کا انتظام کردیجیے حضرت ابواَیوب رضی اللہ عنہ نے اندر جا کر آرام فرمانے کا انتظام کیا پھر اِن کو لے گئے اور آرام کرایا ۴؎

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہمیشہ خوش ہوا کرتے تھے کہ سیّد عالم ﷺ حضرت ابواَیوبؓ کے یہاں جیسے ہی تشریف لے گئے سب سے پہلا ہدیہ میری والدہ کا تھا جو آپ نے خود بھی تناول فرمایا

۱؎ اصل نام خالد، پسر زید، کنیت اَبواَیوب یہ اپنی اِس کنیت ہی سے مشہور ہیں۔

۲؎ الاصابۃ ج۲ ص ۹۰ بحوالہ مسند احمد . علامہ شبلیؒ نے اسی روایت کو لے کر ناقہ وغیرہ کے تمام واقعات کو حذف کردیا جو صحیح احادیث سے ثابت ہیں، حالانکہ اس روایت کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل حضراتِ انصارؓ نے اَزخود کیا تھا اور بہت ممکن ہے آنحضرت ﷺ کے یہاں رونق اَفروز ہونے سے پہلے کیا ہو کیونکہ روایت میں مدینہ میں تشریف آوری کا ذکر ہے۔ قبیلہ بنونجار میں رونق افروز ہونے کا ذکر نہیں ہے !

روایت کے الفاظ یہ ہیں رَوٰی اَحْمَدُ مِنْ طَرِیْقِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَدِیْنَۃَ اِقْتَرَعَتِ الْاَنْصَارُ اَیُّھُمْ یُؤْوِیْہِ فَقَرَعَھُمْ اَبُوْ اَیُّوْبَ

یعنی حضراتِ انصارؓ نے خود قرعہ اندازی کی کہ آنحضرت ﷺ کو کون مکان دے گا (کس کے یہاں قیام ہوگا) ؟ تو سب کے مقابلہ میں ابوایوبؓ کا نام قرعہ میں برآمد ہوا

حقیقت یہ ہے کہ یہ واقعہ بھی موافقاتِ صحابہ کی ایک مثال ہے یعنی صحابہ کرامؓ نے بھی وہی فیصلہ کیا جو پہلے مشیتِ خداوندی طے کرچکی تھی ! بعد کے اِلہام یا وحی نے اس کی توثیق کردی ! ! واللّٰہ اعلم

۳؎ بخاری شریف ص۵۵۶ ۴؎ فتح الباری ص ۲۰۱

اور حاضرین کو بھی اِس میں شریک کیا، میری والدنے روٹیوں پر گھی لگا کر دودھ میں چورا اور ایک بڑے بادیہ میں بھر کر میرے ہاتھ بھیجا ! یہ میری سعادت تھی کہ سب سے پہلا ہدیہ یہی پیش ہوا ! ! میں نے عرض کیا کہ میری والدہ نے یہ ہدیہ بھیجا ہے تو آپ نے دعا فرمائی بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ (اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے) [۱] پھر حاضرین کو بلا کر سب کے ساتھ یہ ہدیہ تناول فرمایا ! اور ابھی میں دروازہ سے نکلا نہیں تھا کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کے یہاں سے ثرید آ گیا آپ نے اسے بھی منظور فرمایا ! پھر اگرچہ آپ مہمان ابو اَیوب رضی اللہ عنہ کے تھے مگر روزانہ تین چار اَنصار کے یہاں سے نمبروار کھانے کا ہدیہ آتا رہتا تھا [۲] دسترخوان مبارک پر چار پانچ کھانے والے ضرور ہوتے تھے کبھی پندرہ سولہ بھی ہوجاتے تھے ! [۳]

حضرت ابو اَیوب رضی اللہ عنہ خود بھی کھانا پکواتے، دسترخوان پر اگرچہ شریکِ طعام نہیں ہوتے تھے مگر جو کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے آتا تھا اُس کو کھاتے اور خاص اُس جگہ سے کھاتے جہاں آقائے دوجہان کی اُنگلیوں کے نشان معلوم ہوتے تھے ! [۴]

---

[۱] یہ وہی زید بن ثابتؓ ہیں جو آگے چل کر کاتبِ وحی اور جامع قرآن اور بہت بڑے فقیہ اور ماہرِ فرائض ہوئے، ایسے ذہین کہ سریانی زبان اور سریانی خط پندرہ روز میں سیکھ لیا اُس وقت ان کی عمر صرف گیارہ سال تھی ! والدہ محترمہ کا اسم گرامی نوار تھا دُخترِ مالک یہ بھی نجاریہ تھیں۔ (الاصابۃ والاستیعاب)

[۲] ابن سعد ج۱ ص۱۶۱ خصوصاً حضرت سعد بن عبادۃ اور حضرت اَسعد بن زرارۃ رضی اللہ عنہما کے یہاں سے تو روزانہ طشت بھر کر کھانا آتا تھا ! (وفاء الوفاء ج۱ ص۱۹۰) [۳] ایضاً

[۴] علامہ نوویؒ نے اس حدیث سے چند مسئلے اخذ کیے ہیں :

(۱) ہر موقع اور ہر جگہ پر برتن کا صاف کرنا مستحب نہیں ہے بلکہ اگر بچے ہوئے کو کھانے یا پینے والے ہیں تو برتن میں کچھ چھوڑ دینا مستحب ہے (۲) خصوصاً جب معلوم ہو کہ لوگ اس کو تبرک سمجھ کر کھائیں گے (۳) یا کھانا کم ہو اور دوسرے کھانے والے موجود ہوں (۴) یا جیسا کہ بعض جگہ ہوتا ہے کہ پورا کھانا مہمان کے سامنے رکھ دیا جاتا ہے اور اہلِ خانہ بعد میں بچا ہوا کھانا کھاتے ہیں، بظاہر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کا یہی طریقہ تھا۔ (نووی علی مسلم ج۱ ص ۱۸۳)

کسی نے حضرت ابواَیوب رضی اللہ عنہ کے یہاں سے تحقیق کرنی چاہی کہ آپ کے یہاں حضور ﷺ کا قیام ہے آپ مزاج سے واقف ہوگئے ہوں گے آنحضرت ﷺ کو کون سا کھانا پسند ہے کون سا ناپسند ؟ جواب ملا، خود سے آپ نے کبھی کسی کھانے کی فرمائش نہیں کی اور جو کھانا پیش کیا گیا کبھی اُس کی برائی نہیں کی [١]

ایک روز حضرت ابواَیوب رضی اللہ عنہ نے خاص طور سے ایک کھانا پکوایا اور اُس میں لہسن بھی ڈالا، وہ کھانا آنحضرت ﷺ کے سامنے پیش ہوا مگر اس کو آپ نے تناول نہیں فرمایا [٢] جوں کا توں کھانا واپس آگیا تو حضرت ابواَیوب رضی اللہ عنہ گھبرا گئے، فوراً خدمت مبارک میں حاضر ہوئے وجہ دریافت کی ؟ فرمایا اس میں لہسن تھا ! حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا لہسن کھانا حرام ہے ؟ ارشاد ہوا حرام تو نہیں ہے مگر مجھے اس کی بو سے کراہت ہے ! عرض کیا جس سے حضور والا کو کراہت ہے مجھے بھی اس سے کراہت ہوگئی ! [٣]

بالائی منزل میں قیام :

حضرت ابواَیوب رضی اللہ عنہ کے مکان کی دو منزلیں تھیں آپ نے نیچے کی منزل آنحضرت ﷺ کے لیے خالی کردی، خود اُوپر چلے گئے، ایک روز اتفاق سے اُوپر کی منزل میں پانی کا برتن (گھڑا یا مٹکا، ٹوٹ گیا ابوایوب رضی اللہ عنہ کو خدشہ ہوا کہ پانی نیچے ٹپکے گا اور تاجدارِ دو جہان کو تکلیف ہوگی، گھر میں ایک لحاف تھا فوراً اسی کو پانی پر ڈال دیا کہ پانی جذب ہوجائے، نیچے نہ ٹپکے ! [٤]

ایک روز خیال آیا کہ سردارِ دو جہان ﷺ نیچے ہیں اور ہم اُوپر ! کیسی بے ادبی ہے ؟

---

[١] وفاء الوفاء ج ١ ص ١٩٠ ایک مرتبہ حضرت سعد بن عبادة رضی اللہ عنہ کے یہاں سے طفیشل آیا (خاص قسم کا شوربا ہوتا تھا) آپ نے بڑے ذوق سے اِس کو تناول فرمایا اور کچھ نوشِ جان بھی فرمایا پھر ہم بھی اپنے یہاں اس طرح شوربا تیار کیا کرتے تھے ! [٢] یہی آپ کا طریقہ تھا جو کھانا ناپسند ہوتا تھا چھوڑ دیتے تھے مگر عیب نہیں نکالتے تھے۔ (شمائلِ ترمذی وغیرہ) [٣] مسلم شریف ج ١ ص ١٨٣

[٤] وفاء الوفاء ص ١٨٨ و سیرة ابن هشام

فوراً ایک کنارے سمٹ گئے اور اسی طرح رات گزار دی ! صبح کو آنحضرت ﷺ سے درخواست کی کہ اُوپر قیام فرمائیں ! آنحضرت ﷺ نے فرمایا آنے جانے والوں کو اِسی میں آسانی ہے !

حضرت ابواَیوب رضی اللہ عنہ نے دست بستہ عرض کیا :

لَا اَعْلُوْ سَقِيْفَةً اَنْتَ تَحْتَهَا [1] ''میں تو اس چھت پر چڑھ نہیں سکتا جس کے نیچے حضور والا ہوں''

رحمتِ عالم ﷺ نے درخواست منظور فرمائی اور اوپر منتقل ہو گئے سات ماہ اسی مکان میں قیام رہا، جب مسجد اور حجرے تیار ہو گئے تب آپ وہاں تشریف لے گئے ! !

قصواء کا قیام اور حضرت اَسعد رضی اللہ عنہ کا والہانہ جذبہ :

حضرت اَسعد بن زُرارہ رضی اللہ عنہ جو بیعتِ عقبہ اُولیٰ میں شریک تھے اور تبلیغی و تعلیمی کوششوں میں آنحضرت ﷺ کے فرستادہ معلم (حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ) کے شریک رہے تھے ان کا مکان بہت وسیع تھا حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا قیام انہیں کے یہاں رہا تھا ان کے علاوہ اور حضرات بھی جو تشریف لاتے تھے ان کے یہاں قیام فرمایا کرتے تھے ! !

جب انہوں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کا قیام حضرت ابواَیوب رضی اللہ عنہ کے یہاں طے ہو گیا ہے تو ناقہ کی مہار پکڑی اور اپنے یہاں لے گئے [2] کہ یہ بھی شرف اور جذبۂ شوق کو تسکین دینے والی ایک سعادت تھی ! !

متعلقین کی آمد :

مدینہ میں آکر آپ نے حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اَبورافع (رضی اللہ عنہما) کو دو اُونٹ اور پانچ سو درہم دے کر مکہ بھیجا کہ متعلقین کو لے آئیں [3]

صاحبزادیوں میں حضرت رُقیہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبش میں تھیں ! !

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو اُن کے شوہر اَبوالعاص بن ربیع نے آنے نہیں دیا !

---

[1] صحیح مسلم ج۲ ص ۱۸۳ [2] طبقات ابن سعد ج۱ ص ۱۶۰

[3] آنحضرت ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے ، قِبطی تھے !

بس حضرت زیدؓ کے ساتھ اُم المومنین حضرت سودہؓ اور دو صاحبزادیاں اُم کلثومؓ اور حضرت فاطمہ زہراؓ آئیں ! ان کے علاوہ حضرت زید اپنی اہلیہ اُمِ ایمن اور اپنے فرزند اُسامہ کو بھی ساتھ لے آئے ! !

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہؓ کو بھی حضرت زیدؓ کے ساتھ بھیجا تھا حضرت ابوبکرؓ کے متعلقین کو وہ اپنے ساتھ لائے ۱؎ حضرت عائشہؓ بھی ان کے ساتھ آئیں ! ان سب کو حارثہؓ بن نعمان ۲؎ کے مکان میں ٹھہرایا گیا ! ! (طبقات ابن سعد ج ۱ ص ۱۶۱)

۱؎ حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ حضرت عائشہؓ کے سوتیلے (ماں شریک) اور حضرت اسماءؓ کے حقیقی بھائی تھے غزوۂ فتح مکہ اور غزوۂ حنین میں شریک رہے جب غزوۂ حنین کے بعد طائف پر حملہ کیا گیا تو ان کے ایک تیر لگا اس کا زخم اُوپر سے مندمل ہو گیا مگر اندر اندر پھوڑا بن گیا، تقریباً دو سال تک یہ پھوڑا رہا ! ! ! آنحضرت ﷺ کی وفات سے تقریباً سات ماہ بعد شوال ۱۱ ر ہجری میں حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں پھوڑے کے پھٹنے سے ان کی وفات ہوگئی ! آنحضرت ﷺ کے کفن کے لیے ایک حُلّة لایا گیا تھا یعنی یمن کی بنی ہوئی دھاری دار چادروں کا جوڑا مگر آنحضرت ﷺ کا کفن سفید سوتی کپڑے کا بنایا گیا، یہ حُلّة کام میں نہیں آیا تو حضرت عبداللہؓ نے اپنے کفن کے لیے نو دینار میں خرید لیا تھا لیکن وفات کے وقت وصیت کر دی کہ اس کا کفن نہ بنایا جائے کیونکہ اگر اس کپڑے کا کفن اچھا ہوتا تو آنحضرت ﷺ کا کفن اسی کا ہوتا جب آنحضرت ﷺ کے لیے اس کو منتخب نہیں کیا گیا تو میں بھی اس کو اپنے لیے پسند نہیں کرتا ! ! یہ تھا نازک احساس عاشقانِ اتباعِ سنت کا (الاستیعاب)

۲؎ حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی تھے کسی سائل کو دروازہ سے محروم نہیں جانے دیتے تھے اور جو کچھ دیتے وہ خود اپنے ہاتھ سے دیتے تھے، آخر عمر میں بصارت جاتی رہی تھی تو جہاں ان کی نشست رہتی تھی وہاں سے دروازہ تک ایک رسی باندھ لی تھی، دروازہ میں کھجوروں کا ٹوکرا رکھا رہتا تھا جب سائل آتا تو یہ رسی پکڑ کر دروازہ تک جاتے اور خود اپنے ہاتھ سے فقیر کو دیتے تھے ! بچوں نے عرض کیا کہ یہ خدمت ہم انجام دے سکتے ہیں، فرمایا آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

نیا دور ، غیر محدود میدانِ عمل :

﴿ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا ۨ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ﴾[1]

''(اے پیغمبر) تم لوگوں سے کہو اے افرادِ نسلِ انسانی (اے بنی نوعِ انسان) میں تم سب کی طرف خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں وہ خدا کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اُسی کے لیے ہے''

وہ آفتاب جو مشرقِ مکہ سے طلوع ہوا تھا جس کی کرنیں اب تک فاران کی چوٹیوں سے ٹکرا رہی تھیں مدینہ کے خطِ اُستواء پر پہنچا تو وہ آفتابِ نیم روز تھا، ویسے بھی دعوت وتبلیغ کے دس سال پورے ہو چکے تھے اور آنے والے سال بھی دس ہی تھے ! [2]

(بقیہ حاشیہ ص ۱۹)

مُنَاوَلَةُ الْمِسْكِیْنِ تَقِیْ مِیْتَةَ السُّوْءِ (المعجم الکبیر رقم الحدیث ۳۲۲۸)

یعنی ''مسکین کو خود اپنے ہاتھ سے دینا بری موت سے محفوظ رکھتا ہے'' ! !

ایک مرتبہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام انسانی شکل میں نزول فرما ہوئے اور آنحضرت ﷺ کو کوئی پیغام پہنچایا حاضرین کو نہ پیغام کی خبر ہوئی نہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی تشریف آوری کی، مگر حضرت حارثہؓ نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا، یہ صاحب کون تھے جو آپ سے گفتگو فرما رہے تھے ؟

یہ حضرت حارثہؓ کی مخصوص فضیلت تھی کہ آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھ لیا ! آنحضرت ﷺ کو تعجب بھی ہوا ! اور ایک اُمتی کی اِس فضیلت پر مسرت بھی ظاہر فرمائی ! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات ہوئی رضی اللہ عنہ (الاستیعاب)

[1] سُورۃ الاعراف : ۱۵۸

[2] نبوت کے ابتدائی تین سال میں دعوت اور تبلیغ کا حکم عام نہیں تھا (تفصیل پہلے گزر چکی ہے)

اس کا دائرہ عمل نوعِ انسان کے کسی خاص گروہ یا طبقہ تک تو کبھی محدود نہیں ہوا [۱] البتہ ظاہری وسائل وذرائع کی بنیاد پر اِس کا مخاطب اب تک ﴿ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَھَا ﴾ تھا [۲] اور اب اس کا موقف وہ ہے جو ﴿ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ﴾ [۳] کا مطلع اور مظہر ہے۔

سکندرِ اعظم جیسے فاتح عالم کی تاریخ کا پہلا باب یہ ہوگا کہ اُس نے ایسی زبردست فوجی طاقت کس طرح فراہم کی جو فاتح عالَم بن سکی ؟ اس کی فوج کی خصوصیات کیا تھیں ؟ اور وہ خود کس درجہ کا صاحبِ شجاعت اور صاحبِ حوصلہ تھا ؟ لیکن وہ فردِ کامل جو پوری بنی نوعِ انسان کے لیے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا گیا تھا اُس کی تاریخ وسیرت کا پہلا باب یہ ہونا چاہیے کہ وہ کیا اصول تھے، کیا طریقۂ کار تھا اور کون سے اخلاق تھے جو ﴿ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ ﴾ کی غرض وغایت کو پورا کر سکے ؟

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

(ماخوذ از سیرتِ مبارکہ محمد رسول اللہ ﷺ ص ۳۶۴ تا ۳۷۴)

---

[۱] جیسا کہ بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کا دائرہ عمل گروہ بنی اسرائیل تھا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل ہی کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا
﴿ یٰبَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ....... ﴾ (سُورۂ صف : ۵، ۶)

[۲] سُورۃ الانعام :۹۲ و سُورۃ الشورٰی : ۷ اُمَّ الْقُرٰی مکہ وَمَنْ حَوْلَھَا اور جو اِس کے اطراف میں ہیں

[۳] سُورۃ سبا : ۲۸

میرے حضرت مدنیؒ

قسط : ۷

حالات و واقعات شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ

بقلم : شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا محمد زکریا کاندھلوی نور اللہ مرقدہٗ

ماخوذ اَز آپ بیتی

انتخاب و ترتیب : مفتی محمد مصعب صاحب مدظلہم ، دارُالافتاء دارُالعلوم دیوبند

مقدمہ : جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد اَرشد مدنی دامت برکاتہم

اَمیرالہند و صدرالمدرسین دارُالعلوم دیوبند

❁ ❁ ❁

مودودیت سے متعلق مسلسل تین شب اور دو دن علمی مذاکرہ :

ایک دفعہ حضرت قدس سرہٗ رمضان ٹانڈہ گزار کر تشریف لائے اتفاق سے حضرت رائے پوری ثانی بھی سہارنپور تشریف رکھتے تھے حضرت نے حسبِ معمول تار دیا اور میں صبح کو دس بجے اسٹیشن پر حاضر ہوا اور حضرت رائے پوری میرے ساتھ اسٹیشن تشریف لے گئے ، یہ حضرت رائے پوری کی مستقل عادت تھی کہ جب ان کے قیامِ سہارنپور میں حضرت مدنی تشریف لاتے اور میں اسٹیشن پر جاتا تو حضرت ضرور تشریف لے جاتے ! حضرت مدنی قدس سرہٗ حضرت رائے پوری سے مل کر بہت ہی خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ تم دونوں کی مجھے بڑی ضرورت ہو رہی تھی میں تم دونوں سے ایک اہم مشورہ کرنے کا اِرادہ کر رہا تھا اس وقت مستورات ساتھ ہیں سامان بھی ہے ، میں ان سب کو دیوبند پہنچا کر اگلی گاڑی سے واپس آجاؤں گا ! حضرت کا قیام یہاں کب تک ہے قبل اس کے کہ حضرت رائے پوری کچھ ارشاد فرماویں ، مجھ گستاخ کو پیش قدمی کی عادت ہمیشہ رہی میں نے عرض کیا کہ حضرت کا اِرادہ آج ہی جانے کا تھا جنابِ والا کی خبر سن کر ملتوی کیا تھا اور شام کو واپسی کا ارادہ ہے ، مگر اب جب بھی حضرت والا تشریف لاویں ان حضرت کا قیام یہاں ضرور رہے گا ، آپ فورًا واپسی کا ارادہ ہرگز نہ فرماویں ، جب سہولت ہو بہت اطمینان سے کل یا پرسوں تشریف لے آویں حضرت تشریف رکھیں گے !

حضرت مدنی قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا کہ بالکل نہیں، میں حضرت کا حرج بالکل نہیں کرنا چاہتا، سامان اور مستورات وغیرہ کو پہنچا کر ابھی واپس آتا ہوں !

میں نے عرض کیا کہ حضرت بالکل نہیں، ان حضرت کو نہ تو بخاری کا سبق پڑھانا ہے اور نہ موطأ کی شرح لکھنی، ان کو تو نور پھیلانا ہے، رائے پور کی جگہ دو تین دن سہارنپور بیٹھ کر نور پھیلا دیں گے ! دونوں حضرات بہت ہنسے اور میرے حضرت رائے پوری قدس سرہٗ نے بہت زور سے میری بات کی تائید کی کہ ہاں حضرت انہوں نے صحیح فرمایا میں تو بے کار ہوں، نہ مجھے یہاں کوئی کام اور نہ وہاں، میں جب تک حضرت تشریف لاویں گے خوشی سے انتظار کروں گا ! مگر حضرت مدنی قدس سرہٗ دوسری گاڑی سے فوراً تشریف لے آئے، ظہر کی نماز کے بعد مدرسہ کے قدیم مہمان خانے میں جواَب کتب خانہ کا جزو بن گیا، شرقی دیوار کی طرف دونوں اکابر تشریف فرما تھے دیوار کے قریب تکیے رکھے ہوئے تھے اور سامنے خادمانہ دوزانو بیٹھنے سے میں عرصہ سے معذور ہوں چوزانو بیٹھا ہوا تھا !

حضرت مدنی نے فرمایا کہ مودودیوں کی کتابوں کے براہِ راست دیکھنے کی نوبت کبھی نہیں آئی کچھ تراشے لوگ بھیجتے رہے اور کچھ احوال خطوط سے معلوم ہوتے رہے، ان ہی پر میں رائے قائم کرتا رہا، تم دونوں کا موقف اس سلسلہ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں !

حضرت رائے پوری قدس سرہٗ کا دستور تو دیکھنے والے سینکڑوں موجود ہیں، ان کا ایک عام ارشاد تھا کہ میں تو ان حضرت (یعنی یہ ناکارہ) کے پیچھے ہوں، جو یہ حضرت فرماویں گے وہی میری رائے ہے !

میں نے عرض کیا کہ حضرت آپ دونوں کی جوتیوں کی خاک اپنے سر پر ڈالنا باعثِ نجات اور فخر اور موجبِ عزت سمجھتا ہوں لیکن مودودیوں کے بارے میں اگر آپ کوئی حکم متفقہ میری رائے کے خلاف دیں گے تو بہت ادب سے عرض کروں گا کہ تعمیلِ حکم سے معذور ہوں ! !

حضرت مدنی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ یہ ہے ہمارے جوتوں کی خاک کی حقیقت ! حضرت رائے پوری خوب ہنسے ! میں نے عرض کیا کہ حضرت تقریباً میں پانچ سو کے قریب کتابیں امسال دیکھ چکا ہوں جو زبردستی مجھے دکھلائی گئیں اور ان پر میرے اشکالات ایک جگہ نوٹ ہیں، چنانچہ تالیفات کے سلسلہ میں

اس کا ذکر گزر بھی چکا ہے، حضرت اطمینان سے تشریف لاویں تو میں اصل کتابوں کی عبارتیں آپ کے سامنے پیش کروں گا جن پر مجھے اشکالات ہیں ! !

حضرت نے فرمایا کہ اچھا میں دو دن بعد دو شب قیام کے لیے آؤں گا اس کے بعد کوئی رائے قائم کروں گا ! مجلس ختم ہوگئی اور دونوں حضرات شام کو اپنے اپنے گھر چلے گئے، دو دن بعد حضرت قدس سرہٗ ،مولانا اعزاز علی صاحب کو لے کر تشریف لائے اور دو دن مستقل قیام فرمایا، مہمان خانہ قدیم وہ کمرہ جو دارُالافتاء کے نیچے ہے اور اب کتب خانہ کا جزو ہے اور مدرسہ کے زینہ کے منتہا پر اِس جانب کواڑ بھی لگے ہوئے تھے، غالبًا اب نہیں رہے۔ صبح کو چائے کے بعد میں اور حضرت قدس سرہٗ اور مولانا اعزاز علی صاحبؒ زینے والے کواڑوں کی زنجیر لگا کر اس کمرہ میں بیٹھ جاتے تھے، حضرت کئی کئی ورق اوّل سے آخر تک مسلسل پڑھنے کے بعد نشان لگا کر مولانا اعزاز علی صاحب کو دیتے کہ یہاں سے یہاں تک عبارت نقل کردو، کبھی کبھی قاری سعید صاحب مرحوم کو بھی نقل کی یا کسی افتاء کی کتاب کی مراجعت کے لیے بلا لیا جاتا !

تین شب دو دن مسلسل ان دونوں حضرات کا یہاں قیام رہا اور شہر میں جیسا عوام کی عادت ہوا کرتی ہے خوب قیاس آرائیاں ہوئیں کہ یہ کیا اہم مسئلہ درپیش ہو رہا ہے ؟ عام طور سے لوگ سیاسی مسائل کے اوپر رائے زنیاں کرتے، مگر اُونچے لوگ اس کی تردید کردیتے کہ سیاست میں شیخ الحدیث اور مفتی کی کیا ضرورت ہے ؟ کوئی علمی مسئلہ ہوگا، سامنے جنگلے پر سے لوگ کھڑے ہو کر کئی کئی گھنٹے گھورتے رہتے، بعض سیاسی اُونچے لوگ آتے اور اپنے علوِ شان کی بنا پر کواڑ کھلوانا چاہتے، آوازیں دیتے تو میں اپنی جگہ سے اُٹھتا نہیں، اشارے سے انکار کردیتا، حضرت کچھ آڑ میں ہوتے تھے اور کچھ آگے کو ہوتے تھے، پورے نظر نہیں آتے تھے نیچے مدرسہ والوں سے کہہ رکھا تھا کہ جو آوے اُس سے کہہ دیجیو کہ بارہ بجے سے پہلے ملاقات نہیں ہوگی یا پھر عصر کے بعد، عصر سے مغرب تک مجلس عامہ رہتی اور مغرب سے عشاء تک سیاسی لیڈروں کے حضرت سے تخلیہ کی ملاقاتیں اور کھانا عشاء کے بعد پھر میں ہمرکاب مہمان خانہ میں پہنچ جاتا !

ایک دو گھنٹہ تو حضرت کتابیں دیکھتے پھر ارشاد فرماتے بھائی ! ہمیں تو نیند آ گئی، نشان رکھ کے چلے جاؤ اور مولانا اعزاز علی صاحب کو اِس عشاء کے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ میں کچھ حضرت والا بتادیتے وہ ان کو نقل کرتے رہتے، بات پر بات یاد آ جاتی ہے۔ (آپ بیتی ص ۴۰۶ تا ۴۰۸)

تین راتیں ہو گئیں سوئے ہوئے :

میرے حضرت مدنی کا ایک بڑا عجیب دستور میرے ساتھ سالہا سال یہ رہا اکثر مہینے دو مہینے میں ایک پھیرا کبھی تو سونے کے مد میں ہوتا اور کبھی کوئی اہم مضمون لکھنے کے واسطے حضرت تشریف لاتے اور فرماتے تین راتیں ہو گئیں سوئے ہوئے، نیند کا بڑا خمار ہے، دیوبند میں سونے کی جگہ بالکل نہیں، میں نے سوچا تیرے یہاں سوؤں گا ! میں عرض کرتا ضرور، میں کچے گھر میں گرمی میں باہر اور سردی میں اندر کمرے میں چارپائی بچھا کر حضرت کو لٹا کر کسی تیل ملنے والے کو سرہانے بٹھا کر اور باہر کا قفل لگا کر تالی اپنے ساتھ لے کر اُوپر چلا جاتا، لوگ مولوی نصیر سے مطالبہ کرتے قفل کھول دو، وہ کہتے کہ تالی تو میرے پاس نہیں وہ تو اُوپر ہے ! اُوپر ہر شخص کے جانے کی ہمت نہیں پڑتی تھی، لیکن اُونچے لوگ جن کے نام لکھنا تو مناسب نہیں سمجھتا اُوپر پہنچ جاتے اور مجھ پر اصرار فرماتے کہ ضروری کام ہے کواڑ کھول دو ! میں اوّل تو ذرا متانت سے عرض کرتا کہ حضرت کئی روز کے جاگے ہوئے ہیں سونے ہی کے لیے تشریف لائے ہیں ایسی حالت میں جناب کو تو خود ہی چاہیے مگر بعض بڑے آدمی ذرا اپنی علوِ شان کی وجہ سے اس جواب کو بھی اپنی توہین سمجھتے تو میں کہتا کہ آپ کو تو حضرت کا یہاں تشریف لانا معلوم نہیں تھا، آپ یوں سمجھئے کہ دیوبند ہیں، کار لے کر دیوبند تشریف لے جایئے اور وہاں جا کر جب یہ معلوم ہو کہ سہارنپور گئے ہوئے ہیں تو واپس آ کر مجھ سے کواڑ کھلوایئے، اتنے وقت ہو ہی جائے گا، بعض لوگ تو نصیر ہی کے پاس سے واپس ہو جاتے تھے اور بعضے اُوپر جا کر میرے پہلے یا دوسرے جواب پر خواستہ یا ناخواستہ واپس آجاتے لیکن بعضے لیڈر اِس پر بھی زور دکھلاتے تو پھر میں بھی زور دکھلاتا، میں کہتا کواڑ تو نہیں کھلیں گے، آپ کا جب تک جی چاہے تشریف رکھیے، میرا ابھی حرج ہو گا مناسب یہ ہے کہ باہر بوریے پر تشریف رکھیے مجھے بڑا لطف آتا جب عتابات اور گالیاں سنتا۔ (آپ بیتی ص ۴۰۸، ۴۰۹)

(جاری ہے)

تربیتِ اولاد

قسط : ۱۱

﴿ اَزافادات : حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ ﴾

زیرِ نظر رسالہ ''تربیتِ اولاد'' حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے افادات کا مرتب مجموعہ ہے جس میں عقل ونقل اور تجربہ کی روشنی میں اولاد کے ہونے ، نہ ہونے ، ہوکر مرجانے اور حالتِ حمل اور پیدائش سے لے کر زمانۂ بلوغ تک رُوحانی وجسمانی تعلیم وتربیت کے اسلامی طریقے اور شرعی احکام بتلائے گئے ہیں ! پیدائش کے بعد پیش آنے والے معاملات ، عقیقہ، ختنہ وغیرہ اُمور تفصیل کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں، مردعورت کے لیے ماں باپ بننے سے پہلے اور اُس کے بعد اس کا مطالعہ اولاد کی صحیح رہنمائی کے لیے ان شاء اللہ مفید ہوگا۔ اس کے مطابق عمل کرنے سے اَولاد نہ صرف دُنیا میں آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی بلکہ ذخیرۂ آخرت بھی ثابت ہوگی ان شاء اللہ ! اللہ پاک زائد سے زائد مسلمانوں کو اِس سے استفادہ کی توفیق نصیب فرمائے، آمین

عقیقہ کا بیان :

☆ عقیقہ کر دینے سے بچے کی سب اَلا بَلا دُور ہو جاتی ہے اور آفتوں سے حفاظت رہتی ہے !

☆ جس سے کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا ہو تو بہتر ہے کہ ساتویں دن اُس کا نام رکھ دے اور عقیقہ کردے !

☆ عقیقہ کا طریقہ یہ ہے کہ اگر لڑکا ہو تو دو بکری اور اگر لڑکی ہو تو ایک بکری یا بڑے جانور میں لڑکے کے واسطے دو حصے اور لڑکی کے واسطے ایک حصہ کردے ! اور سر کے بال مونڈ دے اور بال کے برابر چاندی تول کر خیرات کردے ! اور بچہ کے سر میں اگر دل چاہے تو زعفران لگادے !

☆ کسی کو زیادہ توفیق نہیں اس لیے اُس نے لڑکے کی طرف سے ایک ہی بکری کا عقیقہ کیا تو اِس کا بھی کچھ حرج نہیں ! اور اگر بالکل عقیقہ ہی نہ کرے تو بھی کچھ حرج نہیں !

☆ اگر ساتویں دن عقیقہ نہ کرے تو جب کرے ساتویں دن ہونے کا خیال کرنا بہتر ہے ! اور اس کا

طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا اُس سے ایک دن پہلے عقیقہ کر دے یعنی اگر جمعہ ہو تو جمعرات کو عقیقہ کر دے اور اگر جمعرات کو پیدا ہو تو بدھ کو کرے چاہے جب کرے حساب سے وہ ساتواں دن پڑے گا !

☆ جس جانور کی قربانی جائز نہیں اُس کا عقیقہ بھی درست نہیں اور جس جانور کی قربانی درست ہے اُس کا عقیقہ بھی درست ہے !

☆ عقیقہ کا گوشت چاہے کچا تقسیم کر دے چاہے پکا کر بانٹے چاہے دعوت کر کے کھلا دے سب درُست ہے اور عقیقہ کا گوشت باپ، دادا، نانا، نانی وغیرہ سب کو کھلانا درست ہے ! [1]

عقیقہ کی مشروعیت اور اُس کی حکمت :

اہلِ عرب اپنی اولاد کا عقیقہ کیا کرتے تھے ! عقیقہ میں بہت سی مصلحتیں تھیں اس لیے آنحضرت ﷺ نے اس کو برقرار رکھا خود بھی اس پر عمل کیا اور دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دی !

☆ عقیقہ کی مصلحتوں میں سے ایک مصلحت یہ ہے کہ اولاد کے نسب کی اشاعت ہوتی ہے !

☆ نیز اس میں سخاوت کے معنٰی پائے جاتے ہیں !

☆ نصرانیوں میں جب کسی کے بچہ ہوتا تھا تو زَرد پانی سے رنگا کرتے تھے کہ اس کی وجہ سے بچہ نصرانی ہو جاتا ہے ! پس مناسب معلوم ہوا کہ ملتِ حنیفیہ یعنی دینِ محمدی میں اُن کے اس فعل کے مقابلہ میں کوئی فعل پایا جائے جس سے اس لڑکے کا حنیفی اور ملتِ ابراہیمی کا تابع ہونا معلوم ہو ! [2]

ساتویں روز سے پہلے عقیقہ نہ ہونے کی وجہ :

عقیقہ ساتویں روز کی تخصیص اس لیے ہے کہ ولادت اور عقیقہ میں کچھ فاصلہ ہونا ضروری ہے کیونکہ پورا خاندان زچہ بچہ کی خبرگیری میں مصروف رہتے ہیں پس ایسے وقت میں یہ مناسب نہیں ہے کہ اُن کو عقیقہ کا حکم دے کر اُن کا کام اور زیادہ کر دیا جائے ! نیز بہت سے لوگوں کو اُسی وقت بکرے دستیاب نہیں ہو سکتے بلکہ تلاش کرنے کی حاجت ہوتی ہے اگر پہلے ہی روز عقیقہ مسنون کیا جائے تو لوگوں کو دِقت (پریشانی) ہو لہٰذا سات روز کا فاصلہ ایک کافی مدت ہے ! اور ساتویں روز نام رکھنے کی وجہ

---

[1] بہشتی زیور ۳/۱۶۴ [2] المصالح العقلية

یہ ہے کہ اس سے پہلے لڑکے کا نام رکھنے کی کیا ضرورت ہے بلکہ نام رکھنے میں بھی مہلت چاہیے تاکہ خوب غور وفکر کے بعد اچھا نام رکھا جائے ایسا نہ ہو کہ عجلت کی وجہ سے کوئی خراب نام مقرر کردیں ! [۱]

لڑکے میں دو بکرے اور لڑکی میں ایک بکرا ہونے کی حکمت :

آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَةِ شَاۃٌ یعنی لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری عقیقہ میں دینی چاہیے ! اس کا سبب یہ ہے کہ لوگوں کے نزدیک لڑکیوں کی بہ نسبت لڑکوں کا نفع زیادہ ہے لہٰذا (لڑکے کے لیے) دو کا ذبح کرنا زیادتی اور اُس کی عظمت کے مناسب ہے۔

ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ لڑکے کے لیے دو اور لڑکی کے لیے ایک بکری سے عقیقہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ لڑکے کو لڑکی پر فضیلت ہے ! اور جب لڑکے کے وجود سے والد پر نعمت کا کمال اور سرور وخوشی زیادہ ہوتی ہے تو اِس پر مزید شکر واجب ہے کیونکہ جب نعمت زیادہ ملتی ہے تو زیادہ شکر کرنا لازم ہے ! [۲]

مسئلہ : لڑکے کے لیے دو بکریاں اور لڑکی کے لیے ایک ! اور اگر بڑے جانور میں حصہ لے تو لڑکے کے لیے دو حصے اور لڑکی کے لیے ایک حصہ لے ! اگر کسی کو زیادہ توفیق نہیں اس لیے اُس نے لڑکے کی طرف سے ایک ہی بکری ذبح کی تو بھی جائز ہے۔ [۳]

بچہ کے سر کے بال کے برابر چاندی صدقہ کرنا :

آنحضرت ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ اے فاطمہ اس کے سر کے بالوں کو منڈوا دو اَور ہم وزن اس کے بالوں کے (یعنی بالوں کے وزن کے مطابق) چاندی خیرات کردو ! !

چاندی خیرات کرنے کی وجہ یہ ہے کہ بچہ کا حالتِ جنین سے منتقل ہوکر طفولیت کی طرف آنا (یعنی ماں کے پیٹ سے باہر آکر دُودھ پینے والا بچہ ہوجانا) اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے تو اِس پر شکر کرنا واجب ہے !

---

[۱] المصالح العقلیة ۲۴۸/۲ [۲] المصالح العقلیة ص ۲۵۰ [۳] اصلاح الرسوم

اور بہترین شکر یہ ہے کہ اس کے بدلہ میں کچھ دیا جائے اور جنین (وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے) کے بال جنین کا بقیہ نشان تھے، ان (بالوں) کا دُور ہونا دُودھ پیتے بچہ کے نشان کے استقبال کی نشانی ہے اس لیے واجب ہوا کہ ان کے بدلہ میں چاندی دی جائے !

اور چاندی کی خصوصیت اس وجہ سے ہے کہ سونا بہت گراں ہوتا ہے مالداروں کے سوا اور کسی کو بھی دستیاب نہیں ہوتا اور دُوسری چیزیں بہت کم قیمت کی ہیں چاندی درمیانی ہے اس لیے چاندی صدقہ کرنے کا حکم ہوا۔ [1]

تنبیہ : بعض عوام یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں نہ توڑی جائیں اور سری حجام کو دیں یہ باتیں واجب نہیں، کبھی کبھی اس کے خلاف بھی کرنا چاہیے تاکہ عوام ضروری نہ سمجھیں۔ [2]

☆ بعض عوام کا عقیدہ ہے کہ عقیقہ کے جانور کا گوشت باپ دادا نانا نانی کو نہ کھانا چاہیے ! شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ [3]

عین ذبح کے وقت بچہ کے سر کے بال مونڈنا ضروری نہیں :

ایک یہ بھی رسم ہے کہ جس وقت بچہ کے سر پر اُسترہ رکھا جائے تو فوراً اُسی وقت بکرا ذبح ہو یہ بھی محض لغو ہے ! شریعت میں چاہے سر مونڈنے کے کچھ دیر بعد ذبح کرے یا ذبح کر کے سر منڈائے سب دُرست ہے غرضیکہ اس دن یہ دونوں کام ہو جانے چاہئیں ! ! [4]

عقیقہ کے موقع پر بال مونڈتے وقت لین دین کی رسم :

برادری اور خاندان کے لوگ جمع ہو کر سر مونڈنے کے بعد کٹوری (یا کسی برتن، تھالی، جھولی وغیرہ) میں بطورِ نیوتہ کے کچھ نقد (روپیہ پیسہ) ڈالتے ہیں جو نائی کا حق سمجھا جاتا ہے ! اور عرفاً یہ اُس گھر والے کے ذمہ فرض سمجھا جاتا ہے کہ ان دینے والوں کے یہاں کوئی کام پڑے تب اَدا کیا جائے جس کا ایسے ہی موقع پر اَدا کرنا ضروری ہے (اور اس میں ایسا التزام کہ) اگر پاس نہ ہو تو قرض لو، گو سُود ہی ملے جو سراسر شریعت کے خلاف ہے ! ! اس کے سوا اور بھی اس میں کئی خرابیاں ہیں

---

[1] اغلاط العوام [2] ایضاً [3] ایضاً [4] بہشتی زیور ۱۳/۲

مثلاً دینے والے کی نیت خراب ہونا کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ بعض وقت گنجائش نہیں ہوتی اور دینا گراں گزرتا ہے مگر صرف اسی وجہ سے کہ نہ دینے میں شرمندگی ہوگی لوگ بدنام کریں گے طعنہ دیں گے مجبور ہوکر دینا پڑتا ہے اس کو ریا و نمود کہتے ہیں اور شہرت و نمود (دکھلاوے) کے لیے مال خرچ کرنا حرام ہے ! اسی طرح لینے والے کی خرابی یہ ہے کہ یہ دینا فقط تبرع و احسان ہے اور احسان میں جبر زبردستی کرنا حرام ہے ! اور یہ بھی زبردستی ہے کہ اگر نہ دے تو مطعون ہو (یعنی لوگ طعنہ دیں) بدنام ہو خاندان بھر میں نکو بنے ! اور اگر کوئی خوشی سے دے تب بھی شہرت اور ناموری کی نیت ہونا یقینی ہے جس کی ممانعت قرآن و حدیث میں صاف مذکور ہے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ اگر دینا ہی منظور ہو تو کسی دُوسرے موقع پر خفیہ طور پر دے دیا جائے۔ (بہشتی زیور ۱۳/۶)

سُسرال والوں کی طرف سے جوڑے وغیرہ دینے کی رسم :

بچہ کو ننھیال کی طرف سے کچھ نقد و پارچہ (جوڑے اور غلہ) دیا جاتا ہے جس کو عرف میں ''بھات'' کہتے ہیں ! بڑی خرابی اس میں یہ ہے کہ خواہ اِس موقع پر ننھیال والوں کے پاس ہو یا نہ ہو ہزار جتن کرو سود ہی لو، کوئی چیز گروی رکھو غرض کچھ بھی ہو مگر یہاں کا سامان ضرور ہو ! اَب فرمایئے جب ایک غیر ضروری کام بلکہ معصیت (گناہ) کا ایسا اہتمام ہو کہ فرائض واجبات کا بھی وہ اہتمام نہ ہو یہ حدودِ شرعیہ سے تعدی (زیادتی) ہے یا نہیں ؟

اور ایک بڑی خرابی اس میں یہ ہے کہ اس میں نیت بھی وہی شہرت اور تفاخر (اور بدنامی سے بچنے) کی ہوتی ہے جس کا حرام ہونا بار بار ذکر ہو چکا ہے !

بعض حضرات کہتے ہیں کہ اپنے عزیزوں رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا عبادت ہے ! ! ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ صلہ رحمی اور سلوک کرنا منظور ہوتا رسم کی پابندی کے بغیر جب اُن کو حاجت ہوتی تب اُن کی خدمت کرتے اَب تو عزیزوں پر خواہ فاقے گزر جائیں خبر بھی نہیں لیتے (اور ایسے مواقع میں) اپنے نام و نمود کے لیے صلۂ رحمی کی تاویل سوجھنے لگی ! (اصلاح الرسوم ص ۴۷) (جاری ہے)

رحمن کے خاص بندے

قسط : ۲۲

﴿ حضرت مولانا مفتی سید محمد سلمان صاحب منصور پوری، اُستاذ الحدیث دارُالعلوم دیو بند ﴾

مسلمان کی آبرو ریزی برداشت نہیں :

ایک دوسری جگہ اسی ضمن میں حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ نے یہ روایت نقل فرمائی کہ ''حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی مدد سے ایسے وقت میں دست برداری کرتا ہے جس وقت اُس کی اہانت کی جارہی ہو، اُس کی آبرو ریزی کی جارہی ہو تو حق تعالیٰ شانہ ایسے وقت میں اِس کو بے یارو مددگار چھوڑیں گے جس وقت یہ خود مدد کا ضرورت مند ہوگا ! اور جو کسی مسلمان کی مدد ایسے وقت میں کرے گا جبکہ اُس کی آبرو ریزی کی جارہی ہو اُس کی اہانت کی جارہی ہو تو حق تعالیٰ شانہ اِس شخص کی ایسے وقت میں مدد فرمائیں گے جس وقت کہ اِس کو مدد کی ضرورت ہو'' [1]

ذرا غور فرمائیں ! مذکورہ روایت میں کیسی سخت تنبیہ کی گئی ہے !

سیّدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی نہایت قیمتی نصیحتیں :

عام طور پر اختلاف کے وقت فریق مخالف کو ذلیل کرنے کے لیے بہانے ڈھونڈے جاتے ہیں اور اگر اعتراض کی کوئی بات ہاتھ لگ جائے تو اس کا بتنگڑ بنا دیا جاتا ہے اور اب تو سوشل میڈیا کا دور ہے ہر شخص انجام سے بے پروا ہو کر جو چاہے بات چلا دیتا ہے، اس کی وجہ سے اختلافات کی خلیج مزید گہری ہو جاتی ہے اور بدگمانیاں عام ہو جاتی ہیں !

---

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الاداب باب الشفقة والرحمة علی الخلق ص ۴۲۴ ، سُنن ابوداوٗد کتاب الادب ج۲ ص ۶۶۹ رقم الحدیث : ۴۸۸۴ ، الاعتدال فی مراتب الرجال ص۱۴۸

حضرت شیخ الحدیثؒ نے اس صورتِ حال کو سامنے رکھ کر صحابی ٔرسول سیّدنا حضرت معاذ بن جبلؓ کی چند قیمتی نصیحتوں کی طرف توجہ دلائی ہے ان نصیحتوں کا ہر ہر لفظ آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہے حضرت شیخ الحدیثؒ فرماتے ہیں :

''لیکن اس بارے میں حضرت معاذؓ کی وصیت سامنے رکھو، انہوں نے ایک ضابطہ بیان فرمایا ہے اور اللہ اُن پر رحمت کرے کس قدر نفیس بات کہی ہے ارشاد فرماتے ہیں :

وَاُحَذِّرُکُمْ زَیْغَةَ الْحَکِیْمِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ یَقُوْلُ کَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلٰی لِسَانِ الْحَکِیْمِ وَقَدْ یَقُوْلُ الْمُنَافِقُ کَلِمَةَ الْحَقِّ .

قُلْتُ لِمُعَاذٍ : مَا یُدْرِیْنِیْ رَحِمَكَ اللّٰهُ اَنَّ الْحَکِیْمَ قَدْ یَقُوْلُ کَلِمَةَ الضَّلَالَةِ ، وَاَنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ یَقُوْلُ کَلِمَةَ الْحَقِّ ؟

قَالَ بَلٰی ! اِجْتَنِبْ مِنْ کَلَامِ الْحَکِیْمِ الْمُشْتَهِرَاتِ الَّتِیْ یُقَالُ :مَا هٰذِهٖ ؟ وَلَا یُثْنِیَنَّكَ ذٰلِكَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ لَعَلَّهٗ اَنْ یُّرَاجِعَ وَ تَلَقَّ الْحَقَّ اِذَا سَمِعْتَهٗ ، فَاِنَّ عَلَی الْحَقِّ نُوْرًا. [1]

''میں تمہیں حکیم کی کجی سے ڈراتا ہوں کہ شیطان کبھی ناحق بات حکیم کی زبان سے کہہ دیتا ہے اور کبھی منافق بھی حق بات کہہ دیتا ہے ! شاگرد نے عرض کیا : اللہ آپ پر رحم کرے جب ایسا ہے تو مجھے کس طرح معلوم ہوگا کہ حق کیا ہے اور گمراہی کیا ہے ؟ ارشاد فرمایا کہ ہاں ! حکیم کی ایسی باتوں سے پرہیز کرو جن کے متعلق یہ کہا جائے کہ یہ کیا ہوگیا، یہ کیسے کہہ دیا ؟

اور اس کا خیال رکھنا کہ حکیم کی یہ باتیں تجھے اس سے رُوگرداں نہ کردیں، بہت ممکن ہے کہ وہ رُجوع کرلے۔ اور حق بات کو سن کر اُسے قبول کرو کیونکہ حق بات میں ایک قسم کا نور ہوتا ہے''

اب غور کرو کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس ضابطہ اور نصیحت میں کتنے اہم اُمور ارشاد فرمائے ہیں :

---

[1] سُنن ابی داوٗد کتاب السنة باب فی لزوم السنة ج ۲ ص ۶۳۳ رقم الحدیث ۴۶۱۱

(۱) ہر حق بات کہنے والا حکیم نہیں، کبھی منافق بھی حق بات کہہ دیتا ہے اس لیے محض ایک بات کسی کی سن کر اُس کا معتقد نہ ہونا چاہیے ! ہماری عادت یہ ہے کہ ایک تقریر کسی کی سنی یا ایک مضمون کسی کا پڑھا فورًا اُس کے معتقد ہو گئے، ساتویں آسمان پر اُس کو پہنچا دیا....الخ

(۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دوسری بات یہ فرمائی ہے کہ حکیم سے بھی کجی کی بات ہو جاتی ہے اس لیے محض ایک آدھ بات کی وجہ سے غیر معتقد نہیں ہو جانا چاہیے ! بلکہ دونوں کے مجموعہ سے یہ اصول معلوم ہوا کہ اوّل تو آدمی کی حالت کا پورا غور وتعمق سے مطالعہ کرنا چاہیے اگر وہ اکثر و بیشتر اُمور میں شریعتِ مطہرہ کا متبع ہے اور سنتِ نبویہ کا دلدادہ ہے تو بے شک وہ قابلِ اتباع ہے قابلِ اقتداء ہے پھر اگر کسی کو اپنی پوری ذمہ دارانہ تحقیق سے کوئی بات اس کے خلاف معلوم ہو تو اس بات کو نہ لینا چاہیے ! لیکن اس کی وجہ سے اس حکیم سے علیحدگی اختیار نہ کرنی چاہیے کیونکہ اس بات کا احتمال ہے کہ وہ تو رجوع کرے اور تم ہمیشہ کے لیے اُس سے چھوٹ ہی جاؤ گے ! یہ اجمال ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے ارشاد کا، تفصیل میں غور کے بعد بہت سی گنجائش ہے !

اب موجودہ صورت کو جانچو، ہمارا طرزِ عمل کیا ہے ؟ ایک بات اپنے ذہن میں صحیح سمجھ لی، کیسی ہی معمولی سی بات ہو، کتنی ہی جزوی چیز ہو پھر کسی کا مضمون کسی کی تقریر اُس کے موافق دیکھ لی یا سن لی تو اُس کی تعریفوں کے پل باندھ دیے جاتے ہیں، اس کو سراہا جاتا ہے اس کی جا و بے جا حمایت کی جاتی ہے، اس میں جو خلافِ شرع واقعی باتیں ہوں اُن کو معمولی سمجھا جاتا ہے جو سب سے زیادہ سخت چیز ہے یعنی چاہیے تو یہ تھا کہ جو بات حق ہے اُس کو حق کہا جائے، جو غلط ہے اُس کو غلط کہا جائے، یا کم از کم سکوت کیا جائے ! لیکن ہمارا عمل یہ ہے کہ اس شخص کی حمایت میں اِن شرعی اُمور ہی کو سرے سے لغو بتا دیا جاتا ہے جن کی وہ خلاف ورزی کرتا ہے............الخ

............اس کے بالمقابل اگر کسی کی کوئی معمولی سی بات اپنی رائے کے خلاف سن لی یا دیکھ لی تو اس کا ہر فعل عیب ہے جو واقعی خوبیاں اس میں ہیں وہ بھی سراسر مذمت کے قابل سمجھی جاتی ہیں حالانکہ شرع اور عقل وفہم کے نزدیک ہر چیز کا ایک مرتبہ ہے جس سے نہ گھٹانا چاہیے اور نہ بڑھانا !

نبی اکرم ﷺ کا پاک ارشاد ہے :

اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَھُمْ (کَذَا فی الجامع بروایة مسلم وابی داوٗد عن عائشة رقم له بالصحة) .[1]

'' لوگوں کو اُن کے مرتبہ میں رکھا کرو (یعنی نہ مرتبہ سے بڑھاؤ نہ گھٹاؤ)

لیکن ہم لوگوں کا عام برتاؤ آج کل یہ ہے کہ ہر چیز میں افراط وتفریط ہے اعتدال کا ذکر نہیں'' [2]

اور بذل المجهود شرح ابوداوٗد میں حضرت مولانا محمد یحیٰی صاحب کاندھلویؒ نے قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کی تقریر کے حوالہ سے مذکورہ بالا روایت کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

''اس میں غلطی کے باوجود صاحب حکمت عالم دین سے الگ نہ ہونے کی جو ہدایت دی گئی ہے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں :

اوّل یہ کہ اگر تم اس کے ساتھ جڑے رہو گے تو ممکن ہے کہ تمہارے اثر سے اور تم سے شرما کر وہ آئندہ حق کو قبول کر لے (اور بالکل راہِ راست پر آجائے)

اور دوسرے معنی یہ کہ اُس سے الگ مت ہو بلکہ یہ توقع رکھو کہ وہ آئندہ غلط بات سے رُجوع کر کے حق بات کا برملا اعلان کرے گا'' [3]

کسی کے قول کی تردید کا حق کس کو ہے ؟

یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ اگر کسی سے مخالفت ہو جائے تو ہر کس و ناکس اہلیت کا لحاظ رکھے بغیر زبان درازی پر اُتر آتا ہے اس کے متعلق تنبیہ فرماتے ہوئے حضرت شیخؒ تحریر فرماتے ہیں :

''کسی عالم کے قول کو رَد کرنے کا حق ضرور حاصل ہے، اس کی تردید ضرور کی جا سکتی ہے، مگر جب ہی جب اُس کے قول کے بالمقابل تردید کا شرعی سامان موجود ہو ! اس کے قول کے خلاف نصوصِ شرعیہ موجود ہوں ! اور رَد کرنے والا

---

[1] سُنن ابی داوٗد کتاب الادب باب فی تنزیل الناس منازلهم ج ۲ ص ۶۶۵ رقم الحدیث ۴۸۴۲

[2] الاعتدال فی مراتب الرجال ص ۱۷ تا ۱۹ [3] بذل المجهود شرح ابوداوٗد

نصوص سے استدلال کی صلاحیت رکھتا ہو ! یہ میرا مقصود ہرگز نہیں ہے کہ عالم جو بھی کہہ دے وہ صحیح ہے اور اُس کے کسی قول پر رَد اور اِنکار نہ کیا جائے ! نبی اکرم ﷺ کے سوا کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہے جس کے قول پر رَد نہ کیا جا سکے یا اس کے اقوال و افعال میں غلطی کا احتمال نہ ہو ! بے شک ہے اور ضرور ہے، لیکن رَد کرنے کے واسطے اور غلطی پکڑنے کے واسطے بھی شریعتِ مطہرہ میں حدود قائم ہیں اس کے درجات ہیں، اُس کے قواعد اور آداب ہیں، تاوقتیکہ ان سے واقفیت نہ ہو تو رَد کرنے کا حق بھی کسی کو نہیں ہے'' (الاعتدال فی مراتب الرجال ص ۱۶۹ ، ۱۷۰)

اختلاف کے وقت عام لوگ کیا کریں ؟

جب اختلافات عام ہوں تو جو لوگ قدرت رکھتے ہیں وہ دیانتداری اور اخلاص کے ساتھ اختلافات کو مٹانے کی کوشش کریں اور جو لوگ قدرت نہ رکھیں اُن کے لیے بہتر یہی ہے کہ یکسو ہو جائیں، بس اپنے کام سے کام رکھیں اور کسی اختلاف میں نہ پڑیں اس بارے میں حضرت شیخ الحدیثؒ فرماتے ہیں :

''اس کی صورت یہ ہے کہ سمجھدار اور پکے لوگ جو حالات سے بھی واقف ہوں اور اہلِ علم بھی ہوں کہ ہر بات کا شرعی درجہ سمجھ سکیں متحمل مزاج بھی ہو جائیں طویل طویل گفتگو کریں مفصل اور پکے صحیح حالات سنائیں اور ان کی سنیں، اِن شاء اللہ کسی وقت میں اختلاف رفع ہو جائے گا اور جو یہ نہ کر سکتے ہوں وہ اُن کو معذور سمجھیں اور اپنی تقصیر پر میری طرح افسوس کریں لیکن گالیاں دینا یہ عام مؤمنوں کو بھی جائز نہیں، نبی اکرم ﷺ کی صحیح حدیث کو بھی نقل کیا گیا ہے کہ :
سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ (مؤمن کو گالیاں دینا فسق ہے) اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن مسعود ، حضرت ابو ہریرہ، حضرت سعد ، حضرت عبداللہ بن مغفل ،

حضرت عمرو بن نعمان اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نقل فرمایا ہے، اتنے جلیل القدر اور اکابر صحابہ نے نقل کیا ہے پھر چہ جائیکہ اولیاء اللہ کو گالیاں دینا برا بھلا کہنا کہ اِس میں اپنا ہی کچھ بگاڑتا ہے کسی کا کیا نقصان ہے'' [۱]

اور پھر حضرت شیخ الحدیثؒ خلاصہ کے طور پر تحریر فرماتے ہیں :

''الغرض جہاں قدرت ہو وہاں نکیر کرنا نہایت ضروری ہے اسی طرح دوسری جانب جہاں قدرت نہ ہو، نکیر پر کوئی فساد برپا ہونے کا اندیشہ ہو، کسی دینی مضرت اور نقصان کا خیال ہو، وہاں خواہ مخواہ خم ٹھوک کر نہ کھڑے ہونا بلکہ اس مجمع سے یکسوئی اختیار کرنا اور لوگ تمہاری یکسوئی پر برا بھلا کہیں ، گالیاں دیں، طعن و تشنیع کریں اس کو برداشت کرنا، ہمت ہو تو ان کے لیے دعاءِ خیر کرنا

اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ (اے اللہ میری قوم کو ہدایت فرمایا کہ یہ لوگ نہیں جانتے) نبی اکرم ﷺ کا کس قدر پاک اور اُونچا اُسوہ ہے لیکن یہ نہ ہو سکے تب بھی ایسے مواقع میں جھگڑے سے علیحدہ رہنا، اصلاح کی فکر میں نہ لگنا، اپنے کو سنبھالے رہنا بہت غنیمت ہے'' [۲]

یہ چند جواہر پارے برائے اصلاح نقل کیے گئے ہیں، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حدود پر قائم رہ کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائیں اور ہر قسم کے شرور وفتن سے محفوظ رکھیں، آمین ! (جاری ہے)

شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ وار مطبوعہ مضامین جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر پڑھے جا سکتے ہیں

https://www.jamiamadniajadeed.org/maqalat/maqalat1.php

[۱] الاعتدال فی مراتب الرجال ص۲۲ [۲] الاعتدال فی مراتب الرجال ص۲۵۲

یہودیوں کا بائیکاٹ کر کے اپنا ایمان بچائیں !

﴿ شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم ﴾

(درس حدیث ۲۶۷ : ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۴۵ھ/ ۵ نومبر ۲۰۲۳ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

گزشتہ ہفتے اور اُس سے بھی پہلے فلسطین کے معاملات کے بارے میں گفتگو ہوئی تھی اور اُس میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ موجودہ حالات میں فلسطین میں مجاہدین کے ساتھ اور وہاں کی عوام کے ساتھ عورتوں اور بچوں کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے وہ ہم میں کسی سے مخفی نہیں ہے ! اور اس کے بارے میں عالمِ اسلام کی جو بے حسی ہے وہ بھی کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہے ! جبکہ جہاد وہاں فرضِ عین ہو چکا ہے ! اور ظلم کا سلسلہ مسلسل جاری ہے لہٰذا اُن کی مدد کرنا بقدرِ استطاعت وہ فرض عین ہو چکی ہے ! آپ اور ہم جا کر لڑ نہیں سکتے، رُکاوٹیں ہیں لیکن یہاں بیٹھ کر جو کر سکتے ہیں وہ فرضِ عین ہے ! وہ نہیں کریں گے تو گناہِ کبیرہ ہوگا ایسے ہی جیسے فرض نماز چھوڑنے کا گناہ ہے فرض روزے چھوڑنے کا گناہ ہے ! حدیث شریف میں آتا ہے مَنْ مَّشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُقَوِّیَہٗ وَھُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ [1]

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الاداب رقم الحدیث ۵۱۳۵

حضرت اَوس بن شرحبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے رسول اللہ ﷺ سے سن کر کہ جو آدمی کسی ظالم کے ساتھ چلے یعنی اُس کا ساتھ دیتا رہے اور اس لیے چل رہا ہے کہ اُس کو تقویت دے اور وہ جانتا ہے یہ بات کہ یہ ظالم ہے اور جانتا ہے یہ بات کہ میں یہ جو کام کر رہا ہوں اس سے اُس کو تقویت پہنچے گی تو ارشاد فرمایا کہ وہ اسلام سے نکل گیا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ یہ بہت بڑی وعید ہے بہت واضح رسول اللہ ﷺ کا فتوی ہے !

تو اسرائیل کا ظلم اور اُس کے ساتھ امریکہ اور برطانیہ کا ظلم اور مغرب اور یورپ کا ظلم اور عربوں کا ظلم

یہ کسی سے چھپا ہوا ہے ؟ سب کو معلوم ہے اور خود یہ ظالم بھی جانتا ہے کہ میں ظلم کر رہا ہوں ! بعض ظالم ایسے ہوتے ہیں کہ وہ کسی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ ہم ظلم نہیں کر رہے مگر یہ ایسے ظالم ہیں کہ جانتے ہیں کہ ظلم کر رہے ہیں کیونکہ ایسی سرزمین جو وہاں کے فلسطینیوں کی ہے عربوں کی ہے اور صدیوں سے ہے ہزاروں سالوں سے ہے ! اس پر دنیا کے کونے کونے سے یہودیوں کو لاکر بیٹھانا جن کا واسطہ ہی کوئی نہیں اس سرزمین سے تو کیا یہ دہشت گردی نہیں ہے ؟ یہ جبر سے کسی کی ملکیت پر قبضہ کرنا نہیں ہے ؟ اسے امریکہ اور برطانیہ اور مغربی ممالک اور منافق عربوں نے مل کر بیٹھایا، جمایا اور آج تک ان کی مدد کر رہے ہیں پشت پناہ بنے ہوئے ہیں ان کے !

مسلمانوں کا عمل :

اب مسلمان کیا کر رہے ہیں ؟ میکڈونلڈ کی چیزیں کھا رہے ہیں خرید وفروخت کر رہے ہیں ان کی چیزوں کی ! یہ کس کا ہے میکڈونلڈ ؟ یہودیوں کا ! کے ایف سی کی مصنوعات لیتے ہیں کھاتے ہیں پیتے ہیں، کس کا ہے ؟ یہودیوں کا ! کوکا کولا، پیپسی کولا، آرسی کولا یہ جتنے ''کولے'' ہیں جتنے ''سیون اَپ'' ہیں سب یہودیوں کے ہیں ان کو فائدہ پہنچ رہا ہے وہ اس پیسے کو کھلم کھلا دے رہے ہیں اسرائیل کو، مدد کر رہے ہیں اس کی اور وہ ان سے ہتھیار خرید کر آپ کے مسلمان معصوم بچوں کا قتل کر رہے ہیں خون بہا رہے ہیں !

جہاد میں حصہ کیسے ڈالیں ؟

تو مسلمانوں پر یہ بھی فرضِ عین ہو چکا ہے کہ یہ ان چیزوں کا مقاطعہ کریں کیونکہ یہ جہاد کا حصہ ہے جہاد میں یہ بھی شامل ہے، جہاد میں یہی نہیں ہے کہ وہ بندوق چلائے ! بندوق تو ہم چلا نہیں سکتے ! لہٰذا ہم باقی کام بھی نہ کریں یہ مطلب نہیں ہے، بلکہ جو کر سکتے ہو وہ کرو ! جو بس میں ہے وہ کرو ! لہٰذا ہمارے مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے دسترخوانوں پر دعوتوں میں شادی بیاہوں میں پیپسی اور کوکا کولا رکھتے ہیں اس کا کیا فائدہ ہے بالکل گناہ اور حرام ہے جبکہ پانی موجود ہوتا ہے پانی رکھو ! ہمارے گھر میں ہمارے مہمان خانے میں مدرسے میں خانقاہ میں آج سے نہیں کئی سالوں سے الحمدللہ یہ معمول ہے کہ

دستر خواں پر کوئی مشروب اس قسم کا نہیں رکھا جاتا ! جبکہ دستر خوان پر مالدار بھی غریب بھی درمیانے بھی سب ہوتے ہیں لیکن پیپسی کولا آر سی کولا سیون اَپ یہ ہمارے دستر خواں پر ہوتا ہی نہیں ہے ! ! عام پانی ہوگا سادہ پانی برف والا پینا ہے برف والا رکھ دیا جاتا ہے کم ٹھنڈا ہے وہ رکھ دیں گے ! پانی ہی تو ہے اصل، اصل نعمت اللہ کی پانی ہے ! کوکا کولا پیپسی کولا یہ کوئی نعمت نہیں ہے انعام نہیں ہے یہ فضول خرچی اور اِسراف ہے ! !

﴿ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ ﴾ [۱] فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں
﴿ لَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ﴾ [۲] اسراف نہیں کرنا کیونکہ وہ مسرفین کو پسند نہیں فرماتا لہٰذا مکڈونلڈ سے، کے ایف سی سے اور اسی طرح یہودیوں کے بہت سارے (ہوٹل اور مصنوعات) ہیں جن کے مجھے نام نہیں آتے اور آپ کو آتے ہیں جو میری باتیں سنتے ہیں انہیں پتا ہے وہ شیطان کے بھائی ہیں ! قرآن کے فرمان کے مطابق اپنے کو بچائیں اس نحوست سے یہ عمل آخرت اور قبر دونوں برباد کردے گا ! اور مظلوموں کی آہ الگ پڑے گی مظلوموں کا صبر الگ پڑے گا سب پر ! یہ نہیں کہ ہم نے کلمہ پڑھ لیا بس سب کچھ ٹھیک ہے، ہم نمازیں پڑھ رہے ہیں ہم حج کررہے ہیں عمرے کررہے ہیں لہٰذا یہ سب چیز ٹھیک ہے بالکل ٹھیک نہیں ہے، ان چیزوں کو لینا، اپنانا اور انہیں فائدہ پہنچانا جبکہ ہمیں پتا ہے کہ انہیں فائدہ پہنچ رہا ہے اور وہ اس سے ہتھیار ہی خرید رہے ہیں وہ چیزیں خرید رہے ہیں جس سے مسلمانوں کو نقصان پہنچے تو ہم سب پر لازمی ہے کہ اِس سے بچیں ! خود اِرشاد ہے نبی علیہ السلام کا (جو شروع میں گزر چکا ہے) مَنْ مَّشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُقَوِّیَهٗ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ یہ اسلام سے نکل گیا تو اس لیے بھائی مسلمانوں کو چاہیے اپنی شادی بیاہوں اور تقریبات میں مکمل مقاطعہ کریں، بائیکاٹ کریں ان چیزوں کا، بالکل استعمال نہ کریں، یہ آپ کا جہاد میں حصہ ہوگا کیونکہ اتنی استطاعت ہم میں سے ہر ایک میں موجود ہے کہ وہ یہ کام کرسکتا ہے یہ اسے کرنا چاہیے ! !

کسی دعوت میں جائیں اور کوئی آپ کو بوتل پلا رہا ہے پھر بھی نہ پئیں جیسے قادیانیوں کی اور شیزان وغیرہ کی

---

[۱] سُورۃ بنی اسرائیل : ۲۷ [۲] سُورۃ الاعراف : ۳۱

ایسے یہ بھی نہ پئیں جیسے وہ مدد کرنا حرام ہے ایسے یہ بھی حرام ہے ! !

مجھے تقریباً الحمدللہ پچپن سال ہوگئے ہوں گے میں نے پیپسی کولا، آرسی کولا اور یہ کوکا کولا چکھی بھی نہیں ہے ! اس سے پہلے کبھی پی ہے میں نے پھر اس کے بعد اس سے مجھے نفرت ہوگئی میں نے یہ چکھی بھی نہیں ہے آدھی صدی سے بھی زیادہ ہوگیا اس کو چھوڑے ہوئے ! چائے بھی مت پئیں جو یہودی کمپنیاں بنا رہی ہیں، چائے بھی میں نہیں پی رہا ہوں الحمدللہ، چائے کو چھوڑے ہوئے پینتالیس سے پچاس سال ہوگئے ہیں چکھی بھی نہیں میں نے چائے ! سبز چائے کبھی کبھی وہ بھی سال میں گنتی کی، اگر گنیں گے تو زیادہ سے زیادہ چھ سے سات دفعہ ہوگی جو میں پی لیتا ہوں دس دفعہ ہوگی یعنی ہر مہینہ میں ایک دفعہ بھی نہیں بنتی ہے، وہ پیتا ہوں جو اپنی ہو یا کسی مسلمان ملک کی ہو یا پشاور سے آئی ہوئی ہو سبز پتی ہماری اپنی، یہودیوں کی نہیں لیتے ہم ! ! الحمدللہ آپ کو کیا ہوا ؟ کیا یہ نہیں کر سکتے ؟ کوئی بڑا کارنامہ تو نہیں ہے جو ہم نے کیا ایک ارادہ کرنا ہے پختہ ارادہ کرنا ہے کہ میں یہ نہیں کروں گا بس ! !

اندر کی قوت :

اللہ نے ہر انسان کے اندر ایک طاقت رکھی ہے اس کا نام ہے '' قوتِ ارادی'' اِرادہ کی قوت استعمال کرے کہ میں نے یہ نہیں کرنا پھر آپ کی اللہ مدد کرے گا اور آسان ہوجائے گا اتنا آسان ہوجائے گا کہ آپ کو بعد میں خیال آئے گا تو ندامت ہوگی کہ اتنا آسان کام میں نہیں کر سکا ! ! اتنا آسان کام میں نے آج تک نہیں کیا اور اتنے بڑے ظلم میں میں شریک رہا ! یہ سارے احساس پیدا ہوں گے یہ جاگ جائیں گے لیکن اگر یہ چیزیں لیتے رہیں گے تو ایمان کمزور ہوگا یہ احساسات بھی نہیں جاگیں گے جب ایمان میں جلا آئے گی تو یہ احساسات جاگیں گے بیدار ہوں گے پھر یہ دوسروں کو بیدار کریں گے ! !

بچت والا کام کرلو :

تو بھائی کچھ تو کرو اتنا ہی کرلو ! بچت ہی تو ہو رہی ہے تمہاری، پیسے انہیں نہیں جا رہے

تمہاری جیب میں ہیں اُس کا دودھ لے کر بچوں کو پلا دو بادام لے کر کھلاؤ خود کھالو اَخروٹ لو بادام لو کام کی چیز بناؤ !

قوتِ ارادی، ملائکہ اور شیاطین :

پیپسی کولا سے کیا ہوگا نہ طاقت آتی ہے نہ صحت، کچھ بھی نہیں ہوتا ایک منہ کا مزا ذائقہ بس اور وہ جا کر آنتوں کو برباد کرتی ہے یہ تیزاب ہے ! ! تو اِن اشتہاروں پر مت جاؤ اشتہاری مت بنو کہ اچھے اچھے اشتہارات دیکھے اور بس بہہ گئے اس سیلاب میں ! بھاری مضبوط پتھر بنو کہ بڑے سے بڑا سیلاب آکر گزر جائے پتھر اپنی جگہ مضبوط قائم رہے خس وخاشاک بہہ جاتے ہیں !

اب ہم خس وخاشاک بنے ہوئے ہیں پانی کا ہلکا سا ریلہ ہمیں اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر پھینکتا ہے مضبوط پتھر بنو پہاڑ بنو چٹان بن جاؤ بڑے سے بڑے سیلاب تمہیں ہلا نہ سکیں ! اپنے اندر قوتِ ارادی پیدا کرو اس کو استعمال کرو اللہ نے طاقت دی ہے ہر مسلمان میں، یہ قوت تو ہر اِنسان میں ہے، کافر بھی اسی کو استعمال کر رہا ہے کیا یہ قوتِ ارادی نہیں ہے یہودیوں کی کہ ہم نے مسلمانوں کو نہیں چھوڑنا کچل کے رکھ دو ! ؟ اب ان کو ترس ہی نہیں آرہا اتنا خون ہو رہا ہے قوتِ ارادی ہے اور شیطان ساتھ ہے اُن کے وہ انہیں جمارہا ہے !

اس کام پر آپ لگیں گے تو آپ کے ساتھ ملائکہ آپ کو جمائیں گے ! ان کو شیطان جمارہا ہے اس چیز پر، ٹھیک ہے کرتے جاؤ کرتے جاؤ امریکہ کو شیطان جمارہا ہے برطانیہ کو شیطان جمارہا ہے ہندوستان کو شیطان جمارہا ہے، ان کے قَرِیْن شیاطین ہیں !

آپ کے دوست ملائکہ ہوں گے ! تو ہم بہت کام کر سکتے ہیں جب جانے کا موقع آئے گا راستہ کھلا تو پھر اِن شاء اللہ وہاں جا کر بھی دیکھیں گے، لڑیں گے، جو بھی جس کی صلاحیت ہے وہ اُس کو کام میں لائے گا استعمال کرے گا، لیکن یہ تو خرچ نہ کرنے کی بات ہے تمہارا پیسہ بچ رہا ہے میں تو ایسی بات کہہ ہی نہیں رہا کہ جس میں پیسہ خرچ ہو رہا ہے، نہ میں چندہ مانگ رہا ہوں آپ سے کہ ہمیں چندہ دے دو، فلسطینیوں کو دے دو، حالانکہ دے رہے ہیں اور ہم مانگ رہے ہیں لیکن اس بات میں کہ بھائی

ان کی چیزیں مت خریدو، خرچ کا مطالبہ بھی نہیں ہے، آپ کے ملک میں جو نعمتیں ہیں ان کے مقابلہ میں یہ پیپسی کی کیا اوقات ہے کچھ بھی نہیں ! ان نعمتوں کو کھاؤ پیو انہیں استعمال کرو، اُن کی چیزوں کو چھوڑ دو، یہ یہودی غاصب ہیں امریکہ غاصب برطانیہ غاصب ! ان یہودیوں کو ساری دنیا سے لاکر فلسطین میں جمع کیا کوئی ایک وطن ان کا کبھی بھی نہیں ہوا ! روس سے لاکر انہیں وہاں بٹھایا امریکہ سے لاکر وہاں بٹھایا جرمنی سے بٹھایا فرانس سے بٹھایا لاکر انہیں، ایران سے لاکر بٹھایا ! اب بھی اسرائیل کے بعد سب سے بڑی تعداد اصفہان ایران میں ہے یہودیوں کی ! ان کا مرکز ہے ایک اسرائیل دوسرا اِیران کا اصفہان ! اور اوّل خروج جو ہوگا دجال کا تو اصفہان کی بہت بڑی تعداد فوج کی یہودیوں کی اُس کے ساتھ نکلے گی ! یہ حدیث میں آتا ہے ! !

میں آپ کو کیا کہوں میرے پاس الفاظ ہی نہیں ہیں کہنے کے لیے جو کہہ سکتا تھا وہ کہہ دیا میں خود عمل میں کوتاہ ہوں تو میری بات میں اتنی طاقت بھی نہیں آتی، اللہ کرے کہ ہمارا ایمان مضبوط ہو ہم عمل میں مضبوط ہوں پھر ہماری بات میں بھی طاقت ہوگی اس کا اثر بھی ہوگا ! ! اس لیے اپنے ایمان کو جانچنا چاہیے اور ایسے اعمال کرنے چاہئیں جن کا تعلق ایمانیات سے ہے جب ایمانیات سے ہوگا تو ایمان مضبوط ہوگا ان شاء اللہ ! اور آسان سا نسخہ ہے کہ ان کا مقاطعہ کرو ان کا بائیکاٹ کردو اس سے ایمانیات کی تقویت ہونی شروع جائے گی ان شاء اللہ العزیز !

دھوکے سے بچنا !

اور اِس دھوکے میں مت آؤ کہ آخر یہودی بھی تو مخلوق ہیں جیسے عیسائی رہ رہے ہیں، ایک ملک میں چائنہ والے رہ رہے ہیں، ہندو رہ رہے ہیں ان کی سلطنت ہے ملک ہے ایک ریاست ہے ان کی بھی ! بھائی اگر ہے تو وہ وہاں رہیں ہم نے کب روکا ؟ مگر یہ تو ان کی ہے ہی نہیں، اگر اتنے ہی لاڈلے ہیں تو انہیں امریکہ، برطانیہ اوران ملکوں میں واپس لے جائیں جہاں سے انہیں لائے تھے ! وہاں نہیں لے جاتے تو اتنا بڑا امریکہ ہے وہاں دے ان کو جگہ کہ یہ علاقہ یہودیوں کے لیے خاص کردیا وہاں یہودیوں کو لے جاؤ بساؤ ! روس کی اتنی بڑی سرزمین آدھا ایشیا آدھے سے زیادہ ایشیا پر تو صرف

روس ہے پھیلا ہوا، روس میں انہیں جگہ دے دو وہاں رکھوانہیں، چین میں دے دو وہاں رکھوانہیں، برازیل میں دے دو اتنا بڑا ملک ہے برازیل، جنوبی امریکہ میں کئی ملک ہیں جو ریاستیں ہیں بڑی بڑی وہاں پر آبادی ہی نہیں ہے چار چار ایکڑوں پر ایک مکان ہے جس میں دو دو افراد رہ رہے ہیں ! ایک مرگیا تو اکیلی بڑھیا ہی رہ رہی ہے وہ بڑھیا مرگئی تو بوڑھا ہی رہ رہا ہے اتنے بڑے مکان میں ! بچے تو ہوتے نہیں کتے ہوتے ہیں، کتے پال رہے ہیں کتا ہے یا بڑی بی ہے ! کتا ہے یا بڑے میاں ہیں ! یا دونوں ہیں اور کتا ہے بس ! کیوں رہ رہے ہیں چار ایکڑ پانچ ایکڑ میں ؟ کینڈا کتنا بڑا ہے کینڈا میں لے جا کر رکھو ! اور آسٹریلیا تو پورا براعظم ہے یہ یہاں سے جنوب مشرق کی طرف ہے وہاں کیوں نہیں رکھتے لے جا کر ؟ خالی پڑا ہوا ہے، کئی کئی سو میل آبادی ہی نہیں ہے وہاں ! ! لیکن مسلمانوں کے یہ سب دشمن ہیں یہ مسلمانوں کی دشمنی میں لائے ہیں !

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطاء فرمائے ہمارا ایمان مضبوط فرمائے اور ایمانی غیرت پیدا فرمادے اگر مری ہوئی ہے تو اُسے زندہ کردے اور ہمیں اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کی رُسوائی اور پکڑ اور گرفت اور اپنے عذاب اور قہر سے بچالے کیونکہ وعید آئی ہے جو ہم پہلے بتا چکے ہیں حدیث میں کہ تمہیں یہ کرنا پڑے گا، نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر عذاب بھیجے گے اور عذاب عام ہوجائے گا بہت بڑا عذاب بھیج دیں گے اللہ تعالیٰ !

اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِنْ عِنْدِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِی اپنے طرف سے عذاب بھیج دیں گے اللہ تعالیٰ ! ایک جگہ آتا ہے یُوْشِکُ اَنْ یَّعُمَّھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابِہٖ کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی پکڑ میں گھیر لیں عام کردیں گے کوئی نہیں بچے گا ایسی پکڑ آسکتی ہے خدانخواستہ، اللہ تعالیٰ تو کہیں سے بھی گرفت کرلے اور کہیں سے بھی باہر نکال کر اِنسان کو بچالے ! اللہ تعالیٰ ہم سب کے حال پر رحم فرمائے اور استقامت عطاء فرمائے، ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اور اُن کا ساتھ نصیب فرمائے آمین !

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وفاق المدارس العربیہ کے اِمتحانات کے فوراً بعد
خوشخبری
خوشخبری
علماء و طلبہ کرام کے لئے
حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب
شیخ الحدیث
مہتمم جامعہ مدنیہ جدید
دامت برکاتہم
محدود نشستیں
ترجیحی بنیادوں پر داخلہ
15 روزہ
مختصر کمپیوٹر کورس
آغاز :- 29 رجب المرجب 1445ھ/10 فروری 2024ء
اس کورس میں شرکت کرنے والوں کو ایسی اضافی صلاحیتیں
حاصل ہونگی جو کسی بھی شعبہ میں کام کرنے والے علماء کے لئے
انتہائی ضروری ہوتی ہیں اور بہت سے علمی و معاشی فوائد بھی حاصل ہونگے
شرائط اہلیت
کم از کم میٹرک کا سند یافتہ ہو
اصل قومی شناختی کارڈ مع فوٹو کاپی
اصل اسناد یا مصدقہ نقول
2 عدد تازہ تصاویر
غیر ملکی طلباء کے لئے پاسپورٹ ویزا اور دیگر اصل قانونی دستاویزات
ترجیحات
وفاق المدارس یا کسی بھی مستند ادارے سے دورہ حدیث کا سند یافتہ ہو
اپنا ذاتی لیپ ٹاپ ہمراہ ہو، اس سے پہلے کمپیوٹر چلانے کا کچھ تجربہ بھی ہو
نصاب
بنیادی کمپیوٹر، اردو عربی انگلش ٹائپنگ
ایم ایس ورڈ، ایکسل، ان پیج اردو، مکتبہ شاملہ
مکتبہ جبریل، میراث و زکوٰۃ سوفٹ ویئر
تخریج اوقات نماز، تعیین سمت قبلہ وغیرہ
زیرِ نگرانی
مولانا ذیشان اکرم صاحب
فاضل جامعہ مدنیہ جدید
تمام شرکاء کو متعلقہ کتابیں بطور ہدیہ دی جائیں گی
اور جائزہ میں کامیاب طلبہ کو اسناد دی جائیں گی۔
سہولیات
قیام و طعام، کمپیوٹر لیب، پروجیکٹر، ابتدائی طبی معائنہ
موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں
اِنتظامیہ
جامعہ مدنیہ جدید
مزید معلومات
0321.4884074
0335.5640494
محمد آباد 19 کلومیٹر شارع رائیونڈ لاہور

جامعہ مدنیہ جدید میں تقریب تکمیلِ بخاری شریف

﴿ مولانا محمد حسین صاحب، مدرس جامعہ مدنیہ جدید ﴾

''صُفة'' اسلام کا پہلا مدرسہ ہے جس کو نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے بعد قائم فرمایا اور اصحابِ صُفة اس کے پہلے طلباءِ علوم تھے اور حضور اکرم ﷺ اس کے پہلے معلم تھے ''جامعہ مدنیہ جدید'' کے دارُالحدیث سے بلند ہونے والی صدا قَالَ اللّٰہُ وَقَالَ الرَّسُوْلُ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جامعہ مدنیہ جدید صرف ایک علمی ادارہ نہیں بلکہ کلمہ حق کی بلندی کے لیے ایک اصلاحی اسلامی تحریک بھی ہے ! ادارہ ہر قسم کے تعصّبات سے ہٹ کر قرآن و حدیث کے علوم اور ائمہ کرامؒ کے فقہی اصولوں کی اشاعت کے ذریعے علم کی روشنی پھیلا رہا ہے !

جامعہ مدنیہ جدید کے قیام کا مقصد قرآن و حدیث کے علوم کی اشاعت، فقہی اصولوں کا تعارف، مسلمان نوجوانوں کو اسلامی تہذیب سے آراستہ کرنا، زندگی کے تمام شعبوں میں ایسے ماہر علماء اور مفکرین تیار کرنا جو علیٰ وجہ البصیرت دعوت و تبلیغ اور تحقیق کا کام کر سکیں !

جامعہ مدنیہ جدید روزِ اوّل سے ہی تعلیمی، تبلیغی اور تربیتی بنیادوں پر قائم ہے جامعہ سے متصل قطب عالم حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی قائم کردہ خانقاہِ حامدیہ میں تعلیم کے ساتھ ساتھ باطنی و اخلاقی اصلاح و تربیت کا بھی بھرپور اہتمام کیا جاتا ہے جس کے لیے اپنے اکابر کے طرز پر باقاعدہ خانقاہی نظام قائم ہے ! اس کے علاوہ جدید علوم سے بھرپور اِستفادہ کے لیے بھی مختلف شعبہ جات قائم ہیں جو جامعہ مدنیہ جدید کے مہتمم و شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب دامت برکاتہم کی زیرِنگرانی و سربراہی میں خوب کام کر رہے ہیں والحمد للہ !

تکمیلِ بخاری شریف کی تقریب ۱۶؍رجب ۱۴۴۵ھ/ ۲۸؍جنوری ۲۰۲۴ء بروز اتوار جامعہ کی مسجدِ حامد شارعِ رائیونڈ لاہور میں منعقد ہوئی، بانیٔ جامعہ مدنیہ جدید قطبِ عالم شیخ الحدیث حضرت اقدس

مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حسبِ خواہش اور اِرادے کی مرحلہ وار تکمیل کا عمل تیزی سے جاری ہے، صرف اُنیس برس میں جامعہ مدنیہ جدید سے ایک ہزار چار سو چھبیس (۱۴۲۶) علماء سندِ فضیلت حاصل کر کے ملک و بیرون ملک مختلف علاقوں میں دینی خدمات میں مصروف ہیں، والحمدللہ !

آج حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب دامت برکاتہم کی زیر صدارت دورۂ حدیث شریف کے طلباء کو بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھانے کے لیے محفل منعقد کی گئی ! مسجدِ حامدؒ کے وسیع صحن میں طلبہ دُورہ حدیث سروں پر عمامے باندھے صحیح بخاری شریف اپنے سامنے تپائیوں پر سجائے اسٹیج کے سامنے موجود تھے اور اسٹیج کے دائیں اور بائیں اساتذہ اور مشائخ کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا، مسجد کا وسیع و عریض صحن طلباء اور مہمانوں کے اِژدحام کی وجہ سے اپنی تمام تر وسعت کے باوجود تنگ پڑ گیا، اساتذۂ کرام کی زیر نگرانی نظم وضبط دیدنی تھا، چاق و چوبند طلباء کی ایک جماعت مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لیے مسجد کے مرکزی دروازہ پر موجود تھی، گاڑیوں کی سلیقے سے پارکنگ کروانے کے لیے طلباء کی ایک فعال جماعت موجود تھی اور مسجد کے داخلی دروازہ پر جامعہ کے شعبہ مالیات کا اسٹال موجود تھا، مسجد کی اندرونی اور بیرونی دیواروں پر شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور بانی جامعہ قطبِ عالم حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات سے مزین فلیکس اور بیرونی دیواروں پر طلباء کی طرف سے معزز مہمانوں کے لیے استقبالیہ فلیکس آویزاں تھے !

تقریب کا باقاعدہ آغاز صبح دس بجے تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، تلاوت قرآن کی سعادت جامعہ مدنیہ جدید کے اُستاذ قاری محمود الحسن صاحب اور محمد میاں بن مولانا سیّد مسعود میاں صاحب نے حاصل کی بعد ازاں حمد و نعتِ رسولِ مقبول ﷺ جامعہ کے طلباء کرام ظہیر احمد، ظہور احمد، احسن جاوید اور قدیم فاضل دنیال احمد اور تشریف لائے ہوئے مہمان فیصل بلال حسان نے پیش کیں اور جامعہ مدنیہ جدید کے قدیم فاضل غلام اللہ میواتی اور عمر فاروق صاحبان نے جامعہ مدنیہ جدید اور بانئ جامعہ کے بارے میں خوب اشعار پیش کیے۔

معهد الخليل کراچی سے تشریف لائے ہوئے مہمانِ خصوصی حضرت مولانا سلمان یٰسین صاحب مدظلہم نے مفصل اور جامع بیان فرمایا !

حضرت مولانا نصیر احمد صاحب احرار ناظمِ اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب نے خانوادۂ مولانا حامد میاںؒ کی دینی اور علمی خدمات پر روشنی ڈالی !

دارُالعلوم رحیمیہ ملتان کے اُستاذ الحدیث و ناظم تعلیمات حضرت مولانا عبدالستار صاحب مدظلہم (خلیفہ مجاز حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب مدظلہم) نے بھی بیان فرمایا !

مدرسہ احسان القرآن والعلوم النبویۃ چوبرجی لاہور کے مہتمم حضرت مولانا انیس احمد صاحب مظاہری اور جامعہ ربانیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اُستاذ الحدیث حضرت مولانا حافظ اجمل صاحب نے طلباء کو قیمتی نصائح کیں۔

اُستاذ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم نے اصلاحی بیان فرمایا !

اور آخر میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم نے طلباء کو بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھائی اور سیر حاصل تقریر فرمائی !

دورۂ حدیث سے فارغ التحصیل طلباءِ کرام کو شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم اور تمام اساتذۂ کرام نے دستارِ فضیلت پہنائیں اس موقع پر طلباء اور ان کے والدین کی خوشی دیدنی تھی ! جامعہ کی طرف سے دستارِ فضیلت حاصل کرنے والے طلباء کو دُروعِ اعزازیۃ[1] اور کتب کے تحفہ سے بھی نوازا گیا ! !

نیز جامعہ کے امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے اوّل ، دوم ، سوم اور صاحبِ ترتیب طلباء کو بطورِ خاص نقد انعامات سے نوازا والحمدللہ ! !

بعد ازاں راقم الحروف نے جامعہ مدنیہ جدید کا مختصر تعارف پیش کیا اور احباب کو توجہ دلائی گئی کہ جامعہ مدنیہ جدید و مسجدِ حامد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، اس ادارہ میں الحمدللہ تعلیم اور تعمیر دونوں کام بڑے پیمانے پر جاری ہیں ، جامعہ اور مسجد کی تکمیل محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اہلِ خیر حضرات کی

[1] Honorary Shield

دعاؤں اور تعاون سے ہوگی ، اس مبارک کام میں آپ خود بھی خرچ کیجئے اور اپنے عزیز واَقارب کو بھی ترغیب دیجئے تاکہ صدقہ جاریہ کا سامان ہو۔

جامعہ مدنیہ جدید میں مختلف شعبے کام کر رہے ہیں : شعبہ حفظ و ناظرہ ، تجوید وقرأت ، درسِ نظامی ، تخصص فی الحدیث ، تخصص فی الفقہ ، دار الافتاء ، شعبہ عصری علوم (سکول) ، شعبہ کمپیوٹر (ابتدائی کمپیوٹر ڈویلپمنٹ ، ربوٹکس اینڈ آٹومیشن) ، شعبہ نشر واشاعت (ماہنامہ انوارِ مدینہ و مکتبة الحامد) ، خانقاہِ حامدیہ ، الحامد ٹرسٹ ، مستشفی الحامد (ڈسپنسری) ، مکتبۂ جبریل اور شعبہ برقیات۔

انتظامیہ کی طرف سے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا گیا ، بعد ازاں حضرت مولانا سیّد رشید میاں صاحب مدظلہم کی دُعا پر مجلس کا بخیر وخوبی اختتام ہوا ! !

تقریب کے اختتام پر آنے والے مہمانانِ گرامی کے لیے ضیافت کا بھی اہتمام کیا گیا تھا اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے ، آمین۔

اس تقریب کی مکمل رُوداد جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ پر سن سکتے ہیں

www.jamiamadaniajadeed.org

دارُالافتاء کا ای میل ایڈریس اور وٹس ایپ نمبر

darulifta@jamiamadniajadeed.org

whatsapp : +92 321 4790560

نتائج سالانہ امتحان دورہ حدیث شریف (۱۴۴۵ھ/۲۰۲۴ء)

﴿ جامعہ مدنیہ جدید محمد آباد رائیونڈ روڈ لاہور ﴾

نمبر شمار	اسم الطالب	اسم الاب	المدیریة	حاصل کردہ نمبر	تقدیر
1	ابراھیم	محمد یٰسین	خانیوال	422	جیدجدًا
2	احتشام الحق	حبیب الحق	لوئر دیر	366	جید جدًا
3	احسان الٰهی	محمد اسلم	لاهور	463	جید جدًا
4	احسن جاوید	جاوید اختر	هری پور	460	جید جدًا
5	احمد اللّٰه	درویش خان	کوهستان	546	ممتاز
6	اکرام اللّٰه	جمعه خان	لورالائی	329	جید
7	انیس خالد	محمد هارون رشید	قصور	399	جید جدًا
8	آفتاب احمد	چهٹمل	لاهور	381	جید جدًا
9	آفتاب احمد	یورمس	چترال	319	جید
10	بلال بشیر	محمد بشیر	مهمند	497	ممتاز
11	جاوید اللّٰه	ژانه ٹیپ	چترال	390	جید جدًا
12	حافظ علی ارشد	محمد ارشد	نارووال	578	ممتاز
13	حافظ محمد فیصل	محمد اسلم	قصور	357	جید جدًا
14	راجه محمد اسماعیل	محمد نسیم	گجرات	370	جید جدًا
15	رفاقت علی	لیاقت علی	قصور	288	مقبول
16	ریحان احمد عباسی	وحید اختر عباسی	هری پور	436	جید جدًا
17	زبیر احمد	خلیل احمد	قصور	296	جید

18	سهيل احمد	خليل احمد	گجرانواله	383	جيد جدًا
19	شمس الرحمن	مومين محمد	ٹانك	235	مقبول
20	ضياء المرسلين	نصير احمد ضياء	شيخوپوره	378	جيد جدًا
21	طارق محمود	محمد اشرف	قصور	362	جيد جدًا
22	طاهر خان	زاهد خان	لاهور	419	جيد جدًا
23	طاهر محمود	طارق محمود	بهاول نگر	452	جيد جدًا
24	ظهور احمد	محمد مسكين اعوان	نيلم	264	مقبول
25	عبد اللّٰه	شير احمد	هرات	480	ممتاز
26	عبدالباسط	عبدالحافظ	چترال	417	جيد جدًا
27	عبدالرحمن	امتياز على	قصور	235	مقبول
28	عبدالرحمن	كمال دين	قصور	274	مقبول
29	عبداللطيف	شريف اللّٰه	اپر دير	436	جيد جدًا
30	عبدالقيوم	حافظ اللّٰه دته	وهاڑى	336	جيد
31	عبدالوارث	محمد فقير	سوات	249	مقبول
32	عبيد اللّٰه	قارى اللّٰه بخش	لاهور	413	جيد جدًا
33	عبيد اللّٰه	مولانا محمد يونس	لاهور	377	جيد جدًا
34	عبيد اللّٰه	مير محبت خان	سبى	373	جيد جدًا
35	عتيق رضا	عبداللطيف	قصور	320	جيد
36	عطاء اللّٰه	امان اللّٰه خان	اپر دير	316	جيد
37	عمر فاروق	محمود احمد	لاهور	359	جيد جدًا
38	غلام نبى	اكبر دين	هرى پور	269	مقبول
39	فرحان احمد	عرفان احمد	قصور	268	مقبول
40	فرحان على	عبدالرؤف	لاهور	410	جيد جدًا

41	فیصل عظیم	محمد مشتاق	قصور	333	جید
42	محب اللّٰہ	لطیف الرحمن	بنوں	461	جید جدًا
43	محمد ابرار	محمد امجد	قصور	340	جید
44	محمد ابوبکر صدیق	محمد رمضان	مظفرگڑھ	322	جید
45	محمد ارسلان خان	سردار خان	نارووال	310	جید
56	محمد اُسامہ	محمد اسلم	لاہور	298	جید
47	محمد اکرام صدیق راؤ	محمد صدیق راؤ	مظفرگڑھ	403	جید جدًا
48	محمد بلال	لال خان	لاہور	572	ممتاز
49	محمد جنید	مبارک علی	قصور	327	جید
50	محمد حذیفہ	حافظ اللّٰہ بخش	بہاولپور	266	مقبول
51	محمد خلیل احمد	ملک احمد بخش	مظفرگڑھ	337	جید
52	محمد زبیر	محمد وکیل	خانیوال	395	جید جدًا
53	محمد زبیر اسلم	محمد اسلم	جھنگ	337	جید
54	محمد زین العابدین	محمد یونس	سیالکوٹ	296	جید
55	محمد شبیر	محمد حنیف	اوکاڑہ	303	جید
56	محمد عاقب	محمد رفیق	لاہور	338	جید
57	محمد عامر	محمد صلاح الدین	رائیونڈ	331	جید
58	محمد عامر	ممتاز احمد	بہاولپور	270	مقبول
59	محمد عبدالصمد	محمد جاوید احمد خان	مالاکنڈ	319	جید
60	محمد علی شان	حاجی عبدالغفور	مظفرگڑھ	320	جید
61	محمد عمیر	رحمت علی	گجرانوالہ	310	جید

62	محمد فراست	مقبول الرحمن	مانسہرہ	578	ممتاز
633	محمد فیصل	رانا رب نواز	ملتان	364	جید جدًا
64	محمد کامران	شہرہ خان	چکوال	284	مقبول
65	محمد کامران	عبدالمجید	قصور	319	جید
66	محمد نعمان ظفر	ظفر اقبال	ملتان	264	مقبول
67	محمد نعیم	رانا محمد سلطان	شیخوپورہ	338	جید
68	محمد یٰسین	محمد حسین	بھاولنگر	473	جید جدًا
69	مدثر خان	طور خان	دیراپر	329	جید
70	معاذ خان	محمد یونس خان	مالاکنڈ	320	جید
71	معراج الدین	دولت یار	بدخشان	447	جید جدًا
72	نجم الثاقب	محمد ارشد	لاھور	310	جید

قارئین انوارِ مدینہ کی خدمت میں اپیل

ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ممبر حضرات جن کو مستقل طور پر رسالہ اِرسال کیا جارہا ہے لیکن عرصہ سے اُن کے واجبات موصول نہیں ہوئے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ انوارِ مدینہ ایک دینی رسالہ ہے جو ایک دینی ادارہ سے وابستہ ہے اِس کا فائدہ طرفین کا فائدہ ہے اور اِس کا نقصان طرفین کا نقصان ہے اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اپنا چندہ بھی ارسال فرمادیں اوردیگر احباب کو بھی اس کی خریداری کی طرف متوجہ فرمائیں تاکہ جہاں اِس سے ادارہ کو فائدہ ہو وہاں آپ کے لیے بھی صدقہ جاریہ بن سکے۔(ادارہ)

سلسلہ مضامین سندِ حدیث

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب اوڈیگرامیؒ

﴿ مولانا محمد معاذ صاحب، فاضل جامعہ مدنیہ لاہور ﴾

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب فاروقی اوڈیگرامی رحمہ اللہ کی ولادت ۱۹۰۱ء میں سوات کے علاقہ اوڈیگرام میں ہوئی، آپ نسباً فاروقی تھے اسی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ فاروقی نسبت ضرور لکھتے تھے، آپ کی شہرت اپنے علاقہ میں ''میرہ مولوی صاحب'' کے نام سے تھی !

حضرت مولانا مغفور اللہ باباجی مدظلہم آپ کا حلیہ مبارک یوں بیان فرماتے ہیں :

شکل وصورت کے اعتبار سے میانہ قد، گھنی ڈاڑھی اور گندم گو رنگ والے تھے جبکہ مزاج میں نہایت سادگی اور جلالت تھی، رہن سہن، اخلاق وکردار، عبادت وزُہد میں اسلاف کا نمونہ تھے، ہمیشہ سفید لباس پہنا کرتے تھے ! [۱]

مولانا عبدالحلیم اوڈیگرامیؒ نے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی، درسِ نظامی کی تعلیم کے لیے اپنے بھائی مولانا عبدالرحمن قاضی باباؒ کے ساتھ ہندوستان کا سفر کیا، یہاں آپ نے کن کن مدارس میں تعلیم حاصل کی ؟ اس کی تفصیل مفقود ہے البتہ اتنی بات طے ہے کہ آپ نے دورۂ حدیث مدرسہ عبدالرب دہلی میں اُستاذ الاساتذہ مولانا عبدالعلی میرٹھیؒ اور مولانا محمد شفیع محدث دیوبندیؒ کی خدمت میں رہ کر پڑھا !

راقم نے مدرسہ عبدالرب دہلی رابطہ کرکے آپ کا تعلیمی ریکارڈ معلوم کرنے کی مقدور بھر کوشش کی مگر سالِ فراغت اور معلومات مکمل فراہم نہ ہوسکنے کی وجہ سے کامیابی حاصل نہ ہوسکی، آپ کی تعلیمی تفصیلات اور سندِ فراغت کے متعلق معلومات کے لیے اہلِ خانہ سے بھی رابطہ کیا گیا، مگر ان حضرات کے پاس بھی یہ دستاویز محفوظ نہیں !

---

[۱] تحفۃ الملہم لحل ما فی مسلم ج ۱ ص ۳۰

دورۂ حدیث میں آپ نے کون سی کتاب کس استاذ سے پڑھی ؟ اس کی تفصیل بھی معلوم نہ ہوسکی ! البتہ اُستاذِ محترم مولانا رشید احمد صاحب قادری مدظلہم کو آپ نے روایتِ حدیث کا جو قلمی اجازت نامہ عنایت فرمایا تھا اُس سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے مولانا عبدالعلی میرٹھی رحمہ اللہ سے حدیث کی کون کون سی کتب پڑھی تھیں، یہ اجازت نامہ آپ کی عربی ادب اور سجع بندی سے واقفیت کا عمدہ نمونہ ہے، ذیل میں تبرکاً اُس اجازت نامے کو نقل کیا جاتا ہے

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

بسم اللّٰہ بدیع السموت و الارضین و الصلٰوۃ والسلام علی سیّدنا رسول الثقلین وعلی اھل بیتہ الطاھرین و اصحابہ الواصلین . و بعد فان المولوی رشید احمد متوطن کوتکی قد قرا علی صحیح الامام مسلم و سنن ابی داوٗد و النسائی و شیئا من سنن ابن ماجہ و موطا امام مالك کاملا و غیرہ من الکتب فی العلوم و الفنون. فاجزتہ لتدریس تلك الکتب و اجزتہ فی جمیع العلوم و الفنون و انی عرضت تلك الکتب و صحیح الامام البخاری وغیرہ علی مولانا المولوی الذکی عبدالعلی بدھلی. وصلی اللّٰہ علی سیّدنا محمد وعلی آلہ و صحبہ اجمعین .

العبد عبدالحلیم فاروقی

اس اجازت نامے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے مدرسہ عبدالرب دہلی میں مولانا عبدالعلی میرٹھیؒ سے، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی، سنن ابی داؤ د، سنن ابن ماجہ اور موطا امام مالک مکمل پڑھیں، دیگر کتب جامع ترمذی، شمائل ترمذی، موطا امام محمد وغیرہ یقیناً آپ نے مولانا محمد شفیع محدث دیوبندیؒ سے پڑھی ہوں گی، آپ کی ولادت کے حساب سے جو قریب قریب فراغت کا عرصہ بن رہا ہے، اس زمانہ میں مولانا عبدالعلی میرٹھیؒ کے ساتھ آپ ہی حدیث پڑھاتے تھے، واللہ اعلم !

تدریس :

حصولِ علم سے فراغت کے بعد آپ نے اوڈیگرام ہی میں تدریس کا سلسلہ شروع کیا، جلد ہی

آپ کا درس مشہور ہوگیا، دُور دُور سے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور علمی تشنگی بجھا کر اپنے اپنے علاقوں کو سیراب کرتے، آپ کا تدریسی دور عروج پر تھا اُسی دوران ۱۹۴۴ء میں والیٔ سوات میاں گل عبدالودود صاحب نے دینی تعلیم کے فروغ کے لیے سیدو شریف میں ایک دارُالعلوم کی داغ بیل ڈالی، ادارہ کی ترقی کے لیے بادشاہ صاحب کے بہی خواہوں نے یہ مشورہ دیا کہ اگر آپ مدرسہ کی ترقی چاہتے ہیں تو دیگر علماءِ کرام کے ساتھ اوڈیگرام سے مولانا عبدالحلیم صاحب کو بھی مدعو کریں، آپ نے بادشاہ صاحب کی پُر خلوص دعوت کو قبول فرمایا اور سیدو شریف مدرسہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا ! !

ذوقِ تدریس :

مولانا عبدالحلیم اوڈیگرامی کو پڑھنے پڑھانے کا بہت شوق تھا، آپ کے تمام اوقات تعلیم و تعلّم سے پُر تھے، فجر بعد دارُالعلوم کے لیے پیدل روانہ ہوتے تو راستے میں طلبہ سبق پڑھتے جاتے، اسی طرح واپسی پر بھی آپ پڑھاتے ہوئے ہی تشریف لاتے، گھر والے اس بات پر حیرانگی کا اظہار کرتے تو آپ فرماتے : ''ہائے تمہیں کیا معلوم ؟ دین کے سبق کا مزہ تو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ ہے'' [1]

مولانا عبدالحلیم اوڈیگرامیؒ نے سیدو شریف مدرسہ میں قریباً بیس سال تدریس کی، اس دوران آپ نے فنون کی اعلیٰ کتب کے ساتھ ساتھ علومِ قرآن و حدیث کا درس بھی انتہائی کامیابی کے ساتھ دیا ! آپ کے زیرِ درس کتابوں میں مطول، مختصر المعانی، دیوانِ حماسہ، قاضی مبارک، مقاماتِ حریری، جلالین، صحیح مسلم، سنن ابی داود، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، موطا امام مالک وغیرہ شامل ہیں جبکہ حیاتِ مستعار کے آخری سالوں میں بخاری شریف کا ایک حصہ بھی آپ سے متعلق رہا۔ سنن نسائی وغیرہ سے متعلق اُستاذیم مولانا رشید احمد صاحب قادری مدظلہم کا فرمانا ہے کہ

> ''اُستاذِ محترم سال کے آخر میں یہ کتب سرداً پڑھایا کرتے تھے، بسم اللہ کے بعد فرماتے کہ پڑھتے جاؤ رُکنا کہیں نہیں'' [1]

---

[1] التنسیق ، تذکرہ اکابر و مشائخ دارُالعلوم مارچ ۲۰۱۹ء ص ۱۷

اصلاح وارشاد :

درس وتدریس کے ساتھ آپ عوام کی اصلاح میں بھی مشغول رہتے ، جمعہ، عیدین اور تراویح آپ جامع مسجد اوڈیگرام میں پڑھاتے ، نماز کے بعد عوام حلقہ بنا کر آپ کے گرد بیٹھ جاتی ، اس مجمع میں عوام کے ساتھ علماءِ کرام بھی موجود ہوتے ، آپ پوچھے جانے والے مسائل کا تشفی بخش جواب دیتے ، ہر شخص اپنے ظرف کے مطابق اس سرچشمہ علوم سے سیراب ہوتا ! !

فتاوٰی ودودیہ :

ریاست سوات کی طرف سے عوام کو پیش آمدہ عمومی مسائل میں مفتٰی بہ اقوال کا ایک مجموعہ تیار کروایا گیا جو فتاوٰی ودودیہ کے نام سے مشہور ہے ، یہ فتاوٰی بانی ریاست سوات میاں گل عبدالودود بادشاہ صاحب سے منسوب تھا جو اِس کے اصل محرک تھے ، اس کے مرتب حقیقی مولانا عبدالمجید بازارگئی بابا کے صاحبزادے مولانا ابراہیم صاحب تھے اور حضرت مولانا عبدالحلیم اوڈیگرامی اس فتاوٰی کمیٹی کے رُکن رکین تھے ۔ یہ مجموعہ دو جلدوں پر مشتمل ہے اس کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب حقانی مدظلہم لکھتے ہیں :

> ''اس کتاب کو مرتب کرنے کے لیے مختلف علاقوں کی پشتو زبانوں میں سے بابوزئی کی پشتو کا انتخاب کیا گیا جو انتہائی نرم اور آسان زبان تھی ۔ اولاً اس کتاب کی جلد ثانی منظر عام پر آئی جو قضاء اور معاملات پر مشتمل تھی ، جب اس جلد کو مختلف علاقوں کے علماء کے سامنے پیش کیا گیا تو اس عظیم خدمت پر علماءِ کرام نے بادشاہ صاحب کا شکریہ ادا کیا ، یہ حصہ ریاست کے لیے دستور اور آئین کی مانند رہا ! اس کے بعد بادشاہ صاحب نے مولانا ابراہیم صاحب سے عبادات کے بارے میں جلد اوّل لکھنے کی درخواست کی'' [1]

---

[1] التنسیق ، تذکرہ اکابر ومشائخ دارُالعلوم مارچ ۲۰۱۹ء ص ۹۵

فتاوی ودودیہ کی بادشاہ صاحب کی نظر میں کس قدر اہمیت تھی، ملاحظہ فرمائیں :

''بادشاہ صاحب نے اپنے ذاتی خرچ سے فتاوی ودودیہ کی مفت تقسیم کا سلسلہ شروع فرمایا اور ہزاروں کی تعداد میں خواندہ عوام وخواص میں فتاویٰ ودودیہ کے نسخے تقسیم کیے اور جب تک بقیدِ حیات رہے اس سلسلے کو جاری رکھا'' [1]

جلالتِ علمی :

حضرت مولانا مغفوراللہ باباجی مدظلہم آپ کی جلالتِ علمی پر یوں روشنی ڈالتے ہیں :

''تمام علوم وفنون میں حددرجہ پختگی ومہارت حاصل تھی، خصوصاً علوم عربیہ، علم ادب وبلاغت میں بے مثال تھے، مطول پر زُبدالحواشی کے نام سے بہترین حاشیہ لکھا ہے جو علماء وطلبہ میں انتہائی مقبول ہے اسی طرح مختصر المعانی اور قاضی مبارک پر بھی آپ کا حاشیہ مطبوعہ ہے''

مولانا عبدالحلیم اوڈیگرامی سیدوشریف مدرسہ کے نائب شیخ الحدیث تھے، مسلم شریف وغیرہ کتب حدیث آپ سے متعلق رہتی تھیں، سیدوشریف مدرسہ کی طرف سے فارغ التحصیل علماء کو دو اَسناد جاری کی جاتی تھیں، ایک پر سیدو مدرسہ کی کچھ تاریخ، طالب علم کے بارے میں اساتذہ کی رائے اور مدرسہ میں پڑھی گئی کتب درج ہوتی تھیں، دوسری سند روایتِ حدیث کا اجازت نامہ ہوتا تھا جس میں شیوخ الحدیث کی بعض اہم اَسناد کی وضاحت کے ساتھ ان کی طرف سے روایتِ حدیث کی اجازت درج ہوتی تھی، ہمارے پیش نظر اُستاذِ محترم مولانا رشید احمد صاحب قادری مدظلہم کو دیا گیا اجازت نامہ ہے، یہ اجازت نامہ اس سے علیحدہ ہے جو اوڈیگرام بابا نے ان کو خود تحریر کرکے دیا، اس اجازت نامے میں مولانا خان بہادر مارتونگ بابا اور مولانا عبدالحلیم اوڈیگرام بابا سے تلمذ اور ان کی اہم اَسناد کا تذکرہ ہے، ہم اس اجازت نامے کا تمہیدی حصہ اور اوڈیگرام بابا سے متعلق حصہ یہاں درج کرتے ہیں :

---

[1] التنسیق، تذکرہ اکابر ومشائخ دارُالعلوم مارچ ۲۰۱۹ء ص ۹۶

[2] تحفة المفهم لحل مافی مسلم ج ۱ ص ۳۰

اجازۃ الاحادیث النبوی

من اساتذۃ الکرام دارالعلوم حقانیہ سیدو شریف سوات

الحمد للّٰہ نحمدہ و نستعینہ و نومن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ھادی لہ و نشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریك لہ و نشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ اما بعد فیقول العبد الفقیر المحتاج الی رحم القدیر رشید احمد بن مولوی فضل جمیل....... و ایضا حصل لی الاجازۃ من حضرت مولانا استاذ الکل المشھور مولانا عبدالحلیم اوڈیگرامی السواتی و حصل لہ الاجازۃ من حضرت مولانا علامہ عبدالعلی میرٹھی ثم الدھلوی

و حصل لہ الاجازۃ من حضرت مولانا تاج الاولیاء صاحب القوۃ القدسی علامہ الفنون العقلی و النقلی المحدث الحافظ الحاج محمد قاسم النانوتوی و حصل لہ الاجازۃ من حضرت رئیس الفقھاء و المحدثین مولانا احمد علی السھارنفوری و الزاھد المتقی المحدث مولانا قطب الدین الدھلوی وحصل لھما الاجازۃ من حضرت العلام شیخ المشھور بین الآفاق مولانا محمد اسحاق الدھلوی غفر اللّٰہ لہ و لھم و لنا اجمعین .

مولانا عبدالعلی میرٹھی کی اسناد سے متعلق یہ عبارت عموماً مدرسہ عبدالرب دہلی سے دی جانے والی سندِ فراغت پر درج ہوتی تھی، معلوم ہوتا ہے یہ عبارت وہیں سے لی گئی ہے، مولانا عبدالعلی میرٹھی کی مندرجہ بالا اور دیگر اَسناد پر ہم اپنے مقالہ ''مولانا عبدالعلی میرٹھی رحمہ اللہ'' میں تفصیل سے لکھ چکے ہیں، وہاں ملاحظہ کر لیا جائے !

علمی فیض :

مولانا عبدالحلیم اوڈیگرامی کا علمی فیض ان کے بہت سے تلامذہ سے چلا مگر جتنا عام مولانا مغفورُ اللہ باباجی مدظلہم سے ہوا اِس کی نظیر نہیں، مولانا مغفورُ اللہ باباجی مدظلہم قریباً چالیس برس سے متجاوز

درسِ مسلم قائم کیے ہوئے ہیں، اس عرصہ میں ایک محتاط اندازے کے مطابق پچیس تیس ہزار اَفراد نے آپ سے مسلم شریف پڑھی ہوگی، آپ سے مسلم شریف پڑھنے والے اکثر علماء مسندِ حدیث کی رونق بن کر اب خود مسلم شریف پڑھا رہے ہیں۔ ہماری سند دو طرق سے مولانا عبدالحلیم اوڈیگرامی سے متصل ہوتی ہے :

اوّل : اُستاذِ محترم مولانا مفتی محمد عقیل صاحب مدظلہم، بندہ نے ان سے مسلم شریف پڑھی، انہوں نے مسلم شریف مولانا مغفورُ اللہ باباجی مدظلہ سے پڑھی، مغفورُ اللہ باباجی مدظلہ نے مسلم شریف جلد اوّل میں سے مقدمہ اور کتاب الایمان مولانا عبدالحلیم اوڈیگرامی سے پڑھا !

دوم : مولانا رشید احمد قادری مدظلہم، بندہ نے ان سے پڑھی جانے والی کتب میں سنن نسائی جلد ثانی کا معتد بہ حصہ اور موطا امام مالک سنی ہے، قادری صاحب نے دیگر کتب کے ساتھ یہ دونوں کتابیں مولانا عبدالحلیم اوڈیگرامی سے پڑھیں۔

وفات :

مولانا عبدالحلیم اوڈیگرامی عمر کے آخری حصہ میں زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے، حج سے واپسی کے کچھ عرصہ بعد ۱۷ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ/ ۱۵راگست ۱۹۶۵ء بروز اتوار آپ کا انتقال ہوا، آپ کی نمازِ جنازہ بانی ریاست سوات میاں گل عبدالودود بادشاہ صاحب نے پڑھائی، جنازہ میں حضرت مولانا مارتو نگ بابا، علماء، طلبہ اور عوام کے جمِ غفیر نے شرکت فرمائی ! اللہ تعالیٰ کی آپ پر کروڑوں رحمتیں ہوں ! !

امیرِ پنجاب جمعیۃ علماء اسلام کی جماعتی مصروفیات

﴿ مولانا عکاشہ میاں صاحب، نائب مہتمم جامعہ مدنیہ جدید ﴾

۹؍ جنوری کو اَمیرِ پنجاب شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب ، حضرت مولانا مفتی مظہر صاحب اسعدی کی دعوت پر سالانہ تقریب تقسیمِ اسناد کانفرنس میں شرکت کے لیے صبح گیارہ بجے بہاولپور کے لیے روانہ ہوئے ، مغرب کے قریب بہاولپور پہنچے بعد نمازِ مغرب حضرت صاحب تقریب میں شرکت کے لیے مدرسہ سیّدنا اسعد بن زُرارہؓ تشریف لے گئے جہاں آپ نے طلباء میں انعامات تقسیم کیے اور معززین سے اسلام میں سیاست کی اہمیت کے موضوع پر پُر مغز گفتگو فرمائی۔

اگلی صبح ناشتہ کے بعد حضرت صاحب کے شاگرد مولانا محمد اسماعیل صاحب نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے مخطوطات پیش کیے جن کو دیکھ کر حضرت صاحب نے انتہائی خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا اور بہت ساری دعائیں دیں، بعد اَزاں حضرت صاحب نے حضرت مفتی صاحب سے اجازت چاہی اور لاہور کے لیے روانہ ہوئے، شام پانچ بجے بخیر وعافیت جامعہ پہنچ گئے والحمدللہ !

۱۱؍ جنوری کو شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب، مہتمم معہد الخلیل الاسلامی حضرت مولانا محمد الیاس صاحب مدنی مد ظلہم کی دعوت پر تکمیل بخاری شریف کی تقریب میں شرکت کے لیے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور سے کراچی تشریف لے گئے۔ کراچی پہنچنے کے بعد ہوائی اڈے پر حضرت مولانا سلمان یٰسین صاحب مد ظلہم سرپرست ادارہ اور حضرت مولانا محمد صاحب مدنی نائب مہتمم حضرت صاحب کا استقبال کیا۔

بعد اَزاں حضرت صاحب حاجی نذیر صاحب کی پُر زور دعوت پر طارق روڈ اُن کے گاڑیوں کے شورُوم تشریف لے گئے وہاں حضرت نے مغرب کی نماز ادا کی، حضرت کے ہمراہ کراچی کے میزبانانِ گرامی بھی تھے، یہاں سے رُخصت ہو کر حضرت مولانا سلمان یٰسین صاحب کی قیام گاہ تشریف لے گئے

رات کا کھانا وہیں تناول فرمایا اس موقع پر مقامی علماء اور مجلس تحفظِ ختم نبوت کے اَمیر مولانا محمد اعجاز صاحب بھی موجود تھے، رات کا قیام یہاں ہی ہوا۔

اگلے روز صبح ناشتہ کے بعد مولانا قاری تنویر احمد صاحب شریفی اور حافظ فرید احمد صاحب شریفی کی دعوت پر حضرت صاحب پاکستان چوک مسجد سٹی اسٹیشن جمعہ پڑھانے کے لیے تشریف لے گئے، نمازِ جمعہ کے بعد وہاں کے مقامی علماءِ کرام اور متعلقین نے حضرت سے ملاقات کی، یہاں سے رُخصت ہوکر اپنے برادرِ نسبتی فیض الاسلام صاحب کے ہاں جانا ہوا اور وہیں رات کا قیام فرمایا۔

اگلے روز حضرت صاحب دوپہر کے کھانے پر حاجی نذیر صاحب کے ہاں تشریف لے گئے پھر وہاں سے حضرت مولانا سلمان یٰسین صاحب کی معیت میں ختم نبوت کے دفتر تشریف لے گئے، حضرت مولانا سلمان یٰسین صاحب کے ہاں عشائیہ کے بعد حضرت صاحب قیام کے لیے فیض الاسلام صاحب کے ہاں تشریف لے گئے۔

اگلے روز پھر حضرت مولانا سلمان یٰسین صاحب کے ہاں تشریف لے گئے جہاں کچھ دیر آرام فرمایا، حضرت سے ملاقات کے لیے حافظ فرید احمد صاحب اور دانش بھائی اور حاجی نذیر صاحب تشریف لائے جہاں دوپہر سے شام تک ان حضرات نے حضرت صاحب کے ساتھ وقت گزارا اور مختلف اُمور پر تبادلہ خیال ہوا۔ عشائیہ کے بعد معهد الخليل الاسلامی میں ختم بخاری شریف کی تقریب میں شرکت کے لیے تشریف لے گئے جہاں آپ نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا سبق پڑھایا اور بیان فرمایا۔ تقریب کے اختتام پر مقامی حضرات سے اجازت چاہی اور واپس فیض الاسلام صاحب کے ہاں رات کا قیام وطعام فرمایا۔

۱۵/ جنوری کی دوپہر حضرت صاحب بذریعہ ہوائی جہاز لاہور کے لیے روانہ ہوئے، کراچی کے ہوائی اڈے پر حضرت مولانا سلمان یٰسین صاحب مدظلہم رُخصت کرنے کے لیے تشریف لائے ہوئے تھے، شام مغرب بعد بخیر وعافیت جامعہ مدنیہ جدید پہنچے، والحمد للہ !

۲۳/ جنوری کو اَمیرِ پنجاب جمعیۃ علماء اسلام شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب،

مولانا محمد صابر صاحب کی دعوت پر انتخابی مہم کے سلسلہ میں حویلی پنے خان قصور تشریف لے گئے جہاں آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد کے موضوع پر بیان فرمایا۔

۲۴ / جنوری کو اَمیر پنجاب جمعیۃ علماء اسلام، قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم العالی کے بھانجے مفتی عامر محمود صاحب کی دعوت پر مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں تکمیلِ بخاری شریف کی تقریب میں شرکت کی غرض سے دوپہر دو بجے جامعہ سے ملتان کے لیے روانہ ہوئے، عشاء کے قریب ملتان پہنچے جہاں حافظ احسان سعید صاحب نے حضرت صاحب کا استقبال کیا بعد اَزاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا ناصر الدین صاحب خاکوانی مدظلہم کی رہائشگاہ پر اُن سے ملاقات کی، رات کا قیام بھائی نعمان سعید صاحب کی رہائشگاہ پر رہا۔

اگلے روز ظہر کے قریب حضرت صاحب مدرسہ قاسم العلوم جلسہ گاہ پہنچے، بعد ظہر حضرت صاحب نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دے کر فرقۂ باطلہ کے موضوع پر بیان فرمایا چونکہ حضرت صاحب نے لاہور میں ایک اور تقریب میں شرکت کرنی تھی اس لیے مفتی عامر محمود صاحب اور دوسرے احباب سے اجازت لی اور تین بجے لاہور کے لیے روانہ ہوئے اور رات آٹھ بجے مدرسہ احسان القرآن والعلوم النبویۃ چوبرجی پہنچے جہاں حضرت صاحب نے حاضرین سے مختصر بیان فرمایا۔

۲۹ / جنوری کو اَمیرِ پنجاب جامعہ مدنیہ جدید کے فاضل مولانا محمد آصف صاحب کی والدہ کی تعزیت کے لیے بعد ظہر گجرانوالہ تشریف لے گئے جہاں آپ نے مولانا محمد آصف صاحب اور اُن کے بھائیوں سے تعزیت کی بعد ازاں مولانا محمد آصف صاحب کی خواہش پر اُن کی والدہ صاحبہ کی قبر پر دعا کے لیے تشریف لے گئے۔

اخبارالجامعہ

﴿جامعہ مدنیہ جدید محمد آباد رائیونڈ روڈ لاہور﴾

۸؍ رجب المرجب ۱۴۴۵ھ/ ۲۰؍ جنوری ۲۰۲۴ء کو جامعہ مدنیہ جدید میں وفاقی و غیر وفاقی درجات کے سالانہ امتحانات کا اِنعقاد ہوا اور ۱۷؍ رجب المرجب ۱۴۴۵ھ/ ۲۹؍ جنوری ۲۰۲۴ء سے جامعہ میں سالانہ تعطیلات ہوئیں۔

۱۶؍ رجب المرجب ۱۴۴۵ھ/ ۲۸؍ جنوری ۲۰۲۴ء بروز اتوار جامعہ میں ''ختم بخاری شریف و دَستار بندی'' کی پُر وقار تقریب صبح دس بجے شروع ہو کر عصر کے قریب اختتام پزیر ہوئی والحمد للہ !

۱۸؍ رجب ۱۴۴۵ھ/ ۳۰؍ جنوری ۲۰۲۴ء کو اِمتحانی مرکز جامعہ مدنیہ جدید میں وفاق المدارس کے سالانہ امتحانات منعقد ہوئے بشمول جامعہ مدنیہ جدید کل 220 طلباء نے شرکت کی۔

۲۹؍ رجب ۱۴۴۵ھ/ ۱۰؍ فروری ۲۰۲۴ء بروز منگل سے حسبِ سابق جامعہ مدنیہ جدید میں حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہم دورۂ صرف و نحو کا آغاز کریں گے ان شاء اللہ !

۲۹؍ رجب ۱۴۴۵ھ/ ۱۰؍ فروری ۲۰۲۴ء سے جامعہ مدنیہ جدید میں علماء و طلباء کے لیے جامعہ کے فاضل مولانا ذیشان صاحب چشتی کی زیر نگرانی ''15 روزہ کمپیوٹر کورس'' کا آغاز ہوگا ان شاء اللہ !

شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آڈیو بیانات (درسِ حدیث) جامعہ کی ویب سائٹ پر سُنے اور پڑھے جاسکتے ہیں

https://www.jamiamadniajadeed.org/bayanat/bayan.php?author=1

وفیات

☆ ۱۳؍رجب ۱۴۴۵ھ/ ۲۵؍جنوری ۲۰۲۴ء کو حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی رحمة اللہ علیہ کی صاحبزادی، مولانا عبدالحمید صاحب بہلویؒ کی اہلیہ، مولانا سیف الرحمٰن صاحب بہلوی کی والدہ طویل علالت کے بعد خانپور میں انتقال فرما گئیں۔

☆ ۲۷؍جنوری کو فاضل جامعہ مدنیہ جدید مولانا محمد آصف صاحب کی والدہ صاحبہ مختصر علالت کے بعد گجرانوالہ میں وفات پا گئیں۔

☆ ۲۷؍جنوری کو جمعیة علماء اسلام کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا امجد خان صاحب کے خسر مولانا شمس الوری صاحب انتقال فرما گئے۔

☆ ۲۶؍جنوری کو ٹبہ پاجیاں کے محمد اَنور صاحب کے والد صاحب بوجہ عارضۂ قلب وفات پا گئے

☆ ۲؍جنوری کو کریم پارک کے رہائشی جناب حاجی اختر صاحب بوجہ عارضۂ قلب وفات پاگئے

☆ ۳؍جنوری کو سابق ناظم میاں راشد اقبال صاحب مختصر علالت کے بعد لاہور میں وفات پا گئے

☆ ۱۲؍جنوری کو جامعہ مدنیہ کے پڑوسی اعزازیہ دواخانہ کے مالک حاجی حکیم محمد اسلم صاحب جنجوعہ طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اُن کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب ہو، آمین۔

جامعہ مدنیہ جدید اور خانقاہِ حامدیہ میں مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب اور دُعائے مغفرت کرائی گئی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین۔

جامعہ مدنیہ جدید و مسجد حامدؒ
کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجیے

بانیٔ جامعہ حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ نے جامعہ مدنیہ کی وسیع پیمانے پر ترقی کے لیے محمد آباد موضع پاجیاں (رائیونڈ روڈ لاہور نزد چوک تبلیغی جلسہ گاہ) پر برلبِ سڑک جامعہ اور خانقاہ کے لیے تقریباً چوبیس ایکڑ رقبہ ۱۹۸۱ء میں خرید کیا تھا جہاں الحمد للہ تعلیم اور تعمیر دونوں کام بڑے پیمانہ پر جاری ہیں۔ جامعہ اور مسجد کی تکمیل محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی طرف سے توفیق عطاء کیے گئے اہلِ خیر حضرات کی دُعاؤں اور تعاون سے ہوگی، اِس مبارک کام میں آپ خود بھی خرچ کیجیے اور اپنے عزیز واَقارب کو بھی ترغیب دیجیے۔ ایک اندازے کے مطابق مسجد میں ایک نمازی کی جگہ پر دس ہزار روپے لاگت آئے گی، حسبِ استطاعت زیادہ سے زیادہ نمازیوں کی جگہ بنوا کر صدقۂ جاریہ کا سامان فرمائیں۔

منجانب

سیّد محمود میاں مہتمم جامعہ مدنیہ جدید و اَراکین اور خدام خانقاہِ حامدیہ

خطوط، عطیات اور چیک بھیجنے کے پتے

سیّد محمود میاں ''جامعہ مدنیہ جدید'' محمد آباد 19 کلومیٹر رائیونڈ روڈ لاہور

+92 - 333 - 4249302 +92 - 333 - 4249301

+92 - 335 - 4249302 +92 - 345 - 4036960

MONTHLY ANWAR - E - MADINA LAHORE. CPL: 67

+92 333 4249302
+92 335 4249302
+92 333 4249302
jamiamadniajadeed
jmj786_56@hotmail.com
jamiamadnia.jadeed
jmj_raiwindroad
jamiamadniajadeed.org